اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

جنوری
2011ء

صلح
1390 ہش

ماہنامہ قادیان

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
کا ترجمان

جلسہ سالانہ قادیان 2010ء کی افتتاحی تقریب کے موقع پر
محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی قادیان خطاب کرتے ہوئے۔

جلسہ سالانہ قادیان 2010ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن سے براہ راست حاضرین جلسہ کو خطاب فرماتے ہوئے۔

حاضرین جلسہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سنتے ہوئے۔

معائنہ کارکنان و انتظامات جلسہ سالانہ قادیان 2010ء کے موقع پر نمائندہ حضور انور
محترم ناظر صاحب اعلیٰ کے ساتھ افسر صاحب جلسہ سالانہ و افسر صاحب جلسہ گاہ

اس موقع پر محترم افسر صاحب خدمت خلق (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)
نائب افسر صاحبان جلسہ گاہ کے ہمراہ

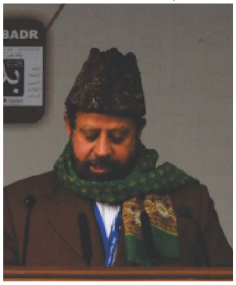

مقررین جلسہ

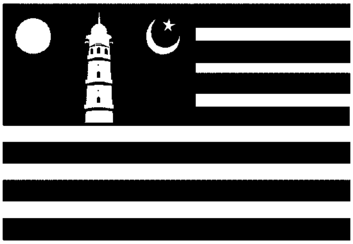

”قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہو سکتی“
(حضرت مصلح موعودؓ)

ماہنامہ
مشکوٰۃ
قادیان
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد 30. صلح 1390ہش جنوری 2011ء شمارہ 1

ضیا پاشیاں

☆ آیات القرآن	2
☆ انفاخ النبی ﷺ	3
☆ کلام الامام المہدی علیہ السلام	4
☆ از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	5
☆ اداریہ	6
☆ حضرت مسیح موعودؑ کا پیدا کردہ انقلاب	7
☆ اسلام میں زندگی کا تصور	14
☆ حضرت مسیح موعودؑ کی پاکیزہ سیرت کے بارے میں چند اقتباسات	17
☆ ملکی مجلس عاملہ	18
☆ مہدی اور مسیح اُمت کے ایک ہی شخص کے دو صفاتی نام ہیں	19
☆ حاصل مطالعہ	21
☆ مومن اور متقی	22
☆ نعمت عظمیٰ آنکھیں	24
☆ مجاہدین تحریک جدید کے بڑھتے قدم	28
☆ رپورٹ مشاعرہ	30
☆ ملکی رپورٹیں	32
☆ مختلف دواؤں کے استعمال کا صحیح طریق	35
☆ Heart to Heart	39
☆ Happiness and Prosperity	40

نگران : محترم حافظ مخدوم شریف صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لونؔ

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد

منیجر : رفیق احمد بیگ

مجلس ادارت : طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، سید عبد الہادی، مرید احمد ڈار، شمیم احمد غوری

انٹرنیٹ ایڈیشن : تسنیم احمد فرخ

کمپوزنگ : سید اعجاز احمد آفتاب

دفتری امور : عبد الرب فاروقی۔ مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر

مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک 150 روپے   بیرون ملک :40 امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 15 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

وَالْتَکُنْ مِنکُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ؕ وَاُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَo

(اٰل عمران:105)

اورتم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الآخِرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ
الْمُنْکَرِ وَیُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْراتِ ؕ واُولٰئِکَ مِن الصّٰلِحِیْنَo

(اٰل عمران:115)

وہ اللہ پر اور آنے والے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور نیکی کی ہدایت کرتے ہیں اور بدی سے روکتے ہیں اور نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہیں اور یہ لوگ نیکوں میں سے ہیں۔

☆☆☆

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِیَ اللّٰهُ بِکَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَکَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ.

(مسلم کتاب الفضائل باب فضائل علیؓ بن ابی طالب وبخاری کتاب الجهاد)

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا خدا کی قسم! تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پاجانا اعلیٰ درجہ کے سُرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا. وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَةٍ کَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا.

(مسلم کتاب العلم باب من سن حسنة او سيئة)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جوشخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اس بات پر عمل کرنیوالے کو ملتا ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا۔ اور جوشخص کسی گمراہی اور برائی کی طرف بلاتا ہے اس کو بھی اسی قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر کہ اس بُرائی کے کرنیوالے کو ہوتا ہے اور اس کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔

☆☆☆

کلام الامام المھدی علیہ السلام

’’زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے اسی قدر امر حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ مومنوں کی شان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے۔ اور انداز بیان ایسا ہونا چاہیئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے۔‘‘ (بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 2 صفحہ 145-146)

’’ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جبتک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جو پوری طاقت دی گئی ہے۔ وہ کمزور سے محبت کرے۔ مَیں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے، تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا، بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے؛ حالانکہ چاہیئے تو یہ کہ اس کے لئے دُعا کرے۔ محبت کرے اور اُسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے۔ مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے۔ ہمدردی نہ کی جاوے۔ اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے۔ پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے اور اس کو الگ سمجھایا جاتا ہے۔ بھائی کی پردہ پوشی۔ کبھی نہیں چاہتا کہ اس کے لئے اشتہار دے۔ پھر جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں؟ دُنیا کے بھائی اخوت کا طریق نہیں چھوڑتے میں مرزا نظام الدین وغیرہ کو دیکھتا ہوں کہ ان کی اباحت کی زندگی ہے۔ مگر جب کوئی معاملہ ہو تو تینوں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ فقیری بھی الگ رہ جاتی ہے۔ بعض وقت انسان جانور، بندر یا کتے سے بھی سیکھ لیتا ہے۔ یہ طریق نامبارک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو۔ خدا تعالیٰ نے صحابہ کو بھی یہی وہ نعمتِ اخوت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وُہ اخوّت ان کو نہ ملتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی۔ اسی طرح پر خُدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کریگا۔ خدا تعالیٰ پر مجھے بہت اُمیدیں ہیں۔ اُس نے وعدہ کیا ہے۔ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ (آل عمران: 56) مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ ایک جماعت قائم کرے گا۔ جو قیامت تک منکروں پر غالب رہے گی۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ: 264-265)

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اہل برطانیہ بہت خوش قسمت ہیں کہ آپ میں خلیفۂ وقت موجود ہیں اور آپ کو خلیفۂ وقت کا جسمانی قرب نصیب ہے جو باقی دنیا کو میسر نہیں ۔ یہ بہت بڑا انعام ہے جس کی قدر کرنے کی ضرورت ہے اور ہر دم خدا تعالیٰ کا شکرادا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ شکر تبھی ادا ہو گا جب آپ خلیفۂ وقت کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط تر کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہیں اور ان کی تمام ہدایات اور نصیحتوں پر عمل کے لئے ہر دم تیار اور مستعد رہیں ۔ یاد رکھیں جس قدر آپ کی خلیفہ وقت کے ساتھ وابستگی ہوگی اسی قدر آپ کی اولاد کو بھی خلیفۂ وقت کے قریب ہونے کا شوق پیدا ہوگا۔ جب آپ کے گھروں میں خلافت کی برکات کا تذکرہ ہوگا اور خلفاء کی دعاؤں کی قبولیت کے واقعات ایک دوسرے کو سنائیں گے تو آپ کے اہل وعیال بھی خلافت پر ایمان ویقین میں تقویت پائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے صحابہ کو اپنے قریب رہتے ہوئے دیکھنا پسند فرمایا کرتے تھے اور اس کے لئے بعض طریق بھی تجویز فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے اپنے ایک صحابی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''ہمارے پاس بار بار آنا چاہئے تاکہ ہمارا فیضان قلبی اور صحبت کے اثر کا پرتو آپ پر پڑ کر آپ کی روحانی ترقیات ہوں... فیضان الٰہی کا اجراء قلب پر صحبت صالحین کے تکرار یا بذریعہ خطوط دعا کی یاددہانی پر منحصر ہے۔''

(سیرت المہدی حصہ اول، روایت نمبر 895 بحوالہ سیرت حضرت ام طاہر صاحبہ صفحہ: 10-9)

پس امام وقت سے تعلق کے وہ طریق زیادہ مبارک ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں۔ اس کی روشنی میں آپ اپنے بچوں کو خلیفہ کی خدمت میں خطوط لکھنا سکھائیں۔ انہیں بتائیں کہ جب کوئی خوشی غمی کا وقت آئے تو اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں اور خلیفۂ وقت کی خدمت میں دعا کے لئے لکھیں۔ آپ میں سے وہ جو لندن یا اس کے قرب وجوار میں رہتے ہیں وہ حتی الوسع کوشش کیا کریں کہ خلیفہ وقت کے پیچھے آکر نمازیں اور جمعہ ادا کریں۔ اپنے بچوں کو خلیفہ وقت کی باتیں سننے کے لئے ان کے سامنے لاکر بٹھائیں اور انہیں خلیفہ وقت کی باتوں پر عمل کرنے کی نصیحت کرتے رہا کریں۔ ممکن ہو اور مصروفیات مانع نہ ہوں تو ملاقات کے لئے بھی کبھی کبھار وقت لے کر آ جانا چاہیئے۔ جب آپ کو براہ راست خلیفہ وقت کی باتیں سننے اور زیارت کا موقع ملے گا تو اس سے انشاءاللہ آپ کی روحانی ترقی ہوگی۔ آپ کا دین سے لگاؤ بڑھے گا اور پھر خلیفہ وقت سے آپ کی محبت بھی بڑھتی چلی جائے گی۔ آپ کے اعمال اور آپ کے خیالات خلیفۂ وقت کی سوچوں کے تابع ہو جائیں گی اور اس کے نتیجہ میں اللہ کے فضل سے پھر آپ کے دین ودنیا دونوں سنور جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس پر عمل کی توفیق دے۔ آپ خلیفہ وقت کی قربت اور دعائیں حاصل کرنے والے ہوں۔ میرا دل ہمیشہ آپ سے خوش رہے اور خلیفہ وقت کی قربت کے طفیل آپ باقی دنیا کے لئے نیک نمونہ پیش کرنے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔

(بحوالہ سوینئر جماعت احمدیہ برطانیہ)

☆☆☆

اداریہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ ایک معنی خیز تمثیل

حضرت رسول اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہر صفت اور ہر وصف میں نکتہ عروج پر پہنچے ہوئے کامل و مکمل انسان تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد اللہ تعالیٰ نے جتنی عظیم الشان ذمہ داری کی تھی اُتنے ہی اعلیٰ اور عظیم رنگ میں آپؐ نے اُس کو سرانجام دیا۔ اسی ضمن میں ایک بہت بڑی ذمہ داری آپ کے سپرد یہ بھی تھی کہ ایک نیک اسلامی معاشرہ قائم ہو جس کا ہر فرد مکمل اسلامی معاشرہ کی عکاسی کرنے والا ہو۔ یہ اسلامی اور فلاحی معاشرہ قائم کرنے کے لئے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پُر حکمت اور پُر معرفت قرآنی تعلیمات پیش کیں وہاں اپنا اُسوہ حسنہ پیش کرتے ہوئے اور مؤثر ہدایات کے ذریعہ بھی اس اسلامی، فلاحی اور حقیقی انسانی معاشرہ کی بنیاد ڈالی۔ بعض اوقات آپ اس سلسلہ میں اپنے صحابہ کے سامنے پُر مغز تمثیلات بیان کرتے ہوئے اس روحانی معاشرہ کی اہمیت اور اس کو قائم و دائم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی حدود کا خیال رکھنے کی ترغیب دلایا کرتے تھے۔ اسی قسم کی ایک معنی خیز تمثیل ذیل میں درج کی جاتی ہے جو بخاری کتاب الشرکۃ میں درج ہے۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھتا ہے اور جو ان کو توڑتا ہے ان لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے ایک کشتی میں جگہ حاصل کرنے کے لئے قرعہ ڈالا۔ کچھ لوگوں کو اُوپر کا حصہ ملا اور کچھ کو نیچے کی منزل میں جگہ ملی جو لوگ نیچے کی منزل میں تھے وہ اوپر والی منزل میں سے گزر کر پانی لیتے تھے۔ پھر انہیں خیال آیا کہ خواہ مخواہ ہم اوپر کی منزل والے لوگوں کو تکلیف دیتے ہیں کیوں نہ ہم نیچے کی منزل میں سوراخ کرلیں اور وہاں سے پانی لے لیا کریں۔ اب اگر اوپر والے ان کو ایسا احمقانہ فعل کرنے دیں تو سب غرق ہوں گے اور اگر ان کو روک دیں تو سب بچ جائیں گے۔

اس تمثیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انتہائی ضروری معاشرتی اصول کی طرف توجہ دلائی ہے جو یہ ہے کہ ایک تعمیری معاشرہ تب تک قائم نہیں ہوسکتا جب تک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا پہلو معاشرہ کے ارکان میں کارفرما ہو۔ یہ ایک واضح اور مسلم حقیقت ہے کہ جب تک ایک فرد کو اُس کے غلط اور تخریبی عمل پر سرزنش کرنے والا یا کم از کم روکنے والا کوئی دوسرا فرد اُس کے معاشرہ میں موجود نہیں وہ معاشرہ کبھی بھی تعمیری اصولوں کا پاس رکھنے والا معاشرہ نہیں کہلاسکتا۔ یہ ذہنیت کہ کوئی شخص جو کچھ بھی کرتا ہے ہمیں اُس سے کیا لینا دینا، ایک صحیح تعمیری معاشرہ کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے والی اور اسکی بنیادوں کو گرادینے والی ذہنیت ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا تمثیل میں اسی قسم کی ذہنیت کو اپنے اندر نہ پنپنے دینے کی طرف موثر اور معنی خیز انداز میں توجہ دلائی ہے۔ آپؐ نے بُرائی اور تخریبی کاموں سے روکنے کے اصول و ضوابط بھی بیان فرمائے ہیں جن کی پابندی سے یقیناً ایک ایسا اسلامی اور روحانی معاشرہ قائم ہوسکتا ہے جس کے لئے مذہب اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ (عطاء المجیب لون)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیدا کردہ انقلاب

(تقریر جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ 26، 27، 28 دسمبر 2009 از مولانا محمد عمر صاحب نائب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

قابل احترام صدر جلسہ اور سامعین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپ سماعت فرما چکے ہیں میری تقریر کا عنوان ہے :

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیدا کردہ انقلاب''

سامعین!! عامۃ المسلمین کی طرف سے جماعت احمدیہ سے عموماً یہ سوال کیا جاتا ہے کہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد القادیانی علیہ السلام نے دنیا میں آ کر کیا انقلاب کیا اور احمدیت نے دنیا کو کیا دیا؟

ان لوگوں کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اگر تو احمدیت نے اسلام میں کچھ تبدیلیاں پیدا کی ہیں اور دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بدل کر ایک نیا نظام حیات پیش کر دیا ہے تو ہمیں اس نئے مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کیونکہ یہ ایک کھلی گمراہی ہے۔

لیکن اگر احمدیت نے ہمیں وہی اسلام دیا ہے جو پہلے ہی ہمارے پاس موجود ہے تو پھر احمدیت قبول کرنے یا نہ کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔

اس سوال کے پہلے حصہ کا جواب یہ ہے کہ احمدیت نے دنیا کو حقیقی اسلام کے سوا کچھ نہیں دیا اور شریعت محمدی میں ایک شعشہ کی بھی تبدیلی نہیں کی۔

اور دوسرے حصہ کا جواب مختصراً یہ ہے کہ احمدیت نے دنیا کو دیا تو فقط اسلام ہی لیکن وہ رائج الوقت اسلام نہیں جو فرقہ در فرقہ 72 مذاہب میں بٹ چکا ہے اور 72 مختلف اور متضاد عقائد پر مشتمل ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہ اسلام پیش فرمایا جو ایک دین واحد کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی آمد کی غرض یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ یعنی دین اسلام کو از سر نو زندہ کرنا اور شریعت محمدی کو دنیا میں دوبارہ قائم کرنا بیان فرمایا ہے۔ آپ اپنی آمد کی غرض یہ بیان فرماتے ہیں کہ:

''مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید و تائید کے لئے بھیجا ہے تاکہ میں اس پُر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں اور اُن تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملے کر رہے ہیں ان نوروں اور برکات اور خوارق اور علم لدُنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔ (برکات الدّعا صفحہ 23)

یہاں آپ کی آمد کی دو اغراض بیان کی گئی ہیں ایک مسلمانوں کو ضلالت اور گمراہی اور مایوسی کی اتھاہ گہرائی سے نجات دلانا اور اسلام کی حقیقی تعلیمات سے رُوشناس کرانا اور دوسری اسلام پر کئے جانے والے بیرونی حملوں کا دفاع کرنا۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ ان ہر دو مقاصد میں کہاں تک کامیاب ہوئے اور اس طرح آپ نے دنیا میں کیا انقلاب پیدا فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کے وقت اسلام کا جو چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا جا رہا تھا یہ وہ چہرہ نہیں تھا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کردہ اسلام کا چہرہ تھا اسلام کے بنیادی تصورات اور عقائد ایک ایک کر کے تبدیل کر دیئے گئے۔

زندہ خدا

توحید خالص جو اسلام کی بنیاد ہے باقی نہ رہی اور شرک اور مشرکانہ

رسوم عام ہوگئے۔ ایک طرف خدا تعالیٰ کی قوت تکلم سے انکار کیا جانے لگا تو دوسری طرف وہ جبینیں جو خدائے واحد کے سوا کسی کے آگے جھکنا نہ جانتی تھیں وہ مختلف قبروں اور درگاہوں اور ان کی ڈیوڑھیوں کے سامنے سجدہ کرنے لگیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ: جب میرے بندے میرے متعلق تجھ سے دریافت کریں تو میں تو بالکل قریب ہوں میں ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔

لیکن افسوس جب مسلمان تنزل اور پستی کے دور میں داخل ہوئے تو خدا تعالیٰ کی صفت تکلم کا اور دعا کی افادیت کا انکار کیا جانے لگا۔ ایسے مایوس کن دور میں حضرت احمد القادیانی علیہ السلام کی یہ آواز بلند ہوئی :

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

آپ نے خدا کے متعلق صرف یہ نظریہ ہی پیش نہ فرمایا بلکہ زندہ دلیل کے طور پر اپنے وجود کو دنیا کے سامنے پیش فرمایا اور اس بارے میں تمام مذاہب کو چیلنج دیا گویا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سب سے بڑا انقلاب یہی تھا کہ آپ نے ایک زندہ خدا کا پتہ دیا اور ایک رب العباد کو پورے وثوق اور یقین کے ساتھ پیش فرمایا۔

زندہ نبی

احباب کرام! ایک زندہ خدا کے وجود کے بعد سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام آتا ہے۔ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا مقام جس میں دوسرا کوئی آپ کا شریک نہیں وہ مقام ختم نبوت ہے۔ اس مقام کی عظمت یہ ہے کہ آپ کی قوۃ قدسیہ کے ذریعہ ہی رہتی دنیا تک ہر قسم کا فیضان جاری رہے گا۔ یعنی آئندہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہی ہر قسم کی روحانی نعمتیں حتیٰ کہ نبوت بھی مل سکتی ہے لیکن موجودہ مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم مقام کو جس سے آپ کی ابدی زندگی ثابت ہوتی ہے گرا کر یہ کہہ دیا کہ اس مقام کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے ذریعہ سے ہمیشہ کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت کے دروازے کو بند کر دیا یعنی نبوت کو ختم کر دیا۔

حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ نے آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مقام کی حقیقت بیان فرمائی اور بتایا کہ آئندہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اطاعت کے ساتھ ہی ہر قسم کے روحانی نعماء وابستہ ہیں حتیٰ کہ آپ کی پیروی کے نتیجہ میں ایک شخص مقام نبوت تک حاصل کر سکتا ہے اس کے لئے بھی آپ نے اپنے وجود کو دنیا کے سامنے پیش فرمایا اور بتایا ؎

بر تر وہم و گمان سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

اس طرح آپ نے آکر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو اُجاگر کر دکھایا اور ایک زندہ خدا کے تصور کے ساتھ ایک زندہ رسول کی حقیقت دنیا کے سامنے پیش فرمائی۔

زندہ کتاب

سامعین کرام! قرآن کریم ایک محفوظ عالمگیر مکمل و اکمل اور آخری شرعی کتابُ اللہ ہے۔ لیکن خود مسلمانوں میں یہ مہلک خیال پیدا ہوگیا تھا کہ قرآن کریم کی بعض آیات بعض دوسری آیات کے ذریعہ منسوخ ہو چکی ہیں۔ بعض مفسرین قرآن میں منسوخ شدہ آیتوں کی تعداد پانچ صد بعض دوصد بعض بیس اور بعض پانچ بتاتے رہے۔

ظاہر ہے کہ یہ بے بنیاد عقیدہ قرآن کریم پر ایک سخت اور خطرناک حملہ کی حیثیت رکھتا ہے اس طرح سارا قرآن مشکوک ہو کر رہ جاتا ہے اور ایک غیر محفوظ کتاب بن جاتا ہے جس کی آیتیں رفتہ رفتہ نسخ کا شکار ہوتی رہیں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر اس داغ کو بھی دھو دیا اور فرمایا علماء نے مسامحت کی راہ سے بعض احادیث کو بعض آیات کا ناسخ قرار دیا ہے لیکن حق یہی ہے کہ حقیقی نسخ اور حقیقی زیادت قرآن پر جائز نہیں کیونکہ اس سے

اس کی تکذیب لازم آتی ہے۔ (الحق مباحثہ لدھیانہ صفحہ 90,91)

نیز آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم کا ایک شعشہ یا نقطہ منسوخ نہیں ہوگا۔ (نشان آسمانی صفحہ 03)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی متعدد تحریرات کے ذریعہ اس بارے میں مسلمانوں کے ذہنوں میں عظیم انقلاب پیدا فرمایا کہ اب وہ اس مہلک خیال سے توبہ کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ اخبار الجمعیۃ 10 نومبر 1963 لکھتا ہے:

ناسخ و منسوخ کی بحث میں بہت کچھ فروگزاشت کی گئی ہے اور حق یہ ہے کہ قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں ہے۔

اسی طرح مسلمانوں میں ایک غلط تصور یہ سرایت کر گیا تھا کہ قرآن مجید کا ترجمہ نہیں کیا جاسکتا یہ جرم اور حرام ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے آکر اس غلط تصور کو بھی ہمیشہ کے لئے مٹا دیا۔

خدا کے فضل سے آپ کی قائم کردہ جماعت نے اب تک ۹۶ عالمی زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ کروا کر ساری دنیا میں پھیلا دیا۔

گویا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے ایک زندہ خدا زندہ رسول اور زندہ کتاب کا تصور نہ صرف پیش کیا بلکہ اس میں یقین کامل پیدا فرمایا۔

عقیدہ حیات مسیح

مسلمانوں کے اندر ایک خطرناک عقیدہ یہ سرایت کر گیا تھا جس سے اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح ہتک اور گستاخی لازم آتی تھی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا مسئلہ ہے۔

عامۃ المسلمین کا یہ عقیدہ ہے کہ آج سے دو ہزار سال قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو ’’رسولاً الی بنی اسرائیل‘‘ تھے بجسم عنصری آسمان کی طرف اُٹھائے گئے تھے اور الاٰن کما کان اب تک زندہ آسمان پر موجود ہیں اور آخری زمانہ میں امت محمدیہ کی اصلاح اور بہبودی کے لئے خود تشریف لائیں گے۔ یعنی آسمان سے نیچے اُتریں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر قرآن مجید، احادیث نبویہ اور تاریخی حقائق کے ذریعہ اس غلط عقیدہ سے اُمّتِ محمدیہ کو نجات دلادی اور دنیا پر خوب واضح کر دیا کہ اُمّتِ محمدیہ کو اپنی اصلاح کے لئے کسی غیر نبی کی احتیاج نہیں بلکہ دوسری امتیں اپنی اصلاح کے لئے امت محمدیہ کی محتاج ہیں۔

ایک زمانہ ایسا تھا کہ مسلمان اور ان کے علماء مسئلہ حیاتِ مسیح کو اسلام کا ایک اہم اور بنیادی عقیدہ خیال کرتے تھے اور جو بھی حیاتِ مسیح کا انکار کرتا تھا اسے کافر ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج خیال کیا کرتے تھے اور اس مسئلہ کو مدارِ کفر و ایمان بنایا کرتے تھے لیکن یہی لوگ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ دلائل قاطعہ اور زبردست استدلال کے سامنے عاجز آ گئے تو کہنے لگے کہ مسیح دیگر انسانوں اور رسولوں کی طرح وفات پا چکے ہیں۔

چنانچہ ایک مؤقر جریدہ سرینگر ٹائمز ۲ مئی 1970 کی اشاعت میں علامہ سید نثار حُسین حسنی کا ایک مضمون شائع ہوا جس میں وہ لکھتے ہیں :

’’اب چند روایات کی بنا پر حضرت عیسیٰ پرستی برداشت نہیں کی جاسکتی۔ عیسیٰ ابن مریم کو وفات یافتہ مان کر ہم قادیانی مسلک کی تائید نہیں کر رہے ہیں بلکہ علم و عقل کا ساتھ دے رہے ہیں۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے قبل یہ علم و عقل کہاں غائب ہوگئی تھی۔ اللہ اعلم) اخبار آگے لکھتا ہے:

اور ان بے شمار غیر احمدی علماء و فضلاء اس کی تائید کرتے ہوئے اپنی بلند پایہ تصانیف و تفاسیر میں وفات کا اعلان ڈنکے کی چوٹ کر رہے ہیں۔ شیخ حافظ محمد شلتوت ریکٹر جامعہ ازہر، شیخ محمد عبدہ مصری، علامہ شیخ رضا المنار، علامہ مصطفیٰ المراغی، سرسید احمد خان، مولانا ابوالکلام آزاد، علامہ اقبال، مولانا ثناء اللہ امرتسری وغیرہ فضلا و مفسرین نے تصریح کی ہے کہ حضرت عیسیٰ مرچکے ہیں۔

احباب کرام اس طرح آج انسانی قلوب اور ذہنوں میں جو خوشگوار تغیر اور تبدیلی پیدا ہوئی ہے وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیدا کردہ انقلاب کا ہی نتیجہ ہے۔

جہاد کی ممانعت

کچھ عرصہ سے دنیا کے مختلف حصوں میں خاص کر مسلمانوں کی مملکتوں میں جہاد کے نام پر دہشت گردی کی جو ظالمانہ اور بہیمانہ وارداتیں ہو رہی ہیں اس سے اسلام اور خود مسلمانوں کی بہت بدنامی ہو رہی ہے اور اُنہیں بہت ہزیمتیں اُٹھانی پڑ رہی ہیں۔ جبکہ ایک صدی قبل بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس بارے میں تاکیدی حکم دیا تھا آپ فرماتے ہیں :-

’’ اب جب مسیح موعود آ گیا تو ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جہاد سے باز آوے......اب مذہبی طور پر تلوار اُٹھانے والوں کا خدا تعالیٰ کے سامنے کوئی عذر نہیں۔ جو شخص آنکھیں رکھتا ہے اور حدیثوں کو پڑھتا ہے اور قرآن کو دیکھتا ہے وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ یہ طریق جہاد جس پر اس زمانہ کے اکثر وحشی کاربند ہو رہے ہیں یہ اسلامی جہاد نہیں ہے بلکہ یہ نفس امارہ کے جوشوں سے یا بہشت کی طمع خام سے ناجائز حرکات ہیں جو مسلمانوں میں پھیل گئے ہیں۔ مسیح موعود دنیا میں آیا تا کہ دین کے نام سے تلوار اُٹھانے کے خیال کو دُور کرے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 176)

آپ فرماتے ہیں :

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور جدال
یہ حکم سن کے جو بھی لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائے گا

احباب کرام آج کل یہی ہو رہا ہے جس کے بارے میں آپ نے انتباہ فرمایا تھا۔ کہتے ہیں :

سرخرو ہوتا ہے انساں ٹھوکریں کھانے کے بعد
رنگ لاتی ہے حنا پتھر میں گھس جانے کے بعد

اب ٹھوکروں پر ٹھوکریں کھانے کے بعد مسلمانوں کا ایک دانشور طبقہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خیالات کو اپنانے لگا ہے۔ چنانچہ مورخہ ۴ردسمبر ۲۰۰۲ کو نئی دہلی میں منعقدہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کی ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے اس کے وائس چانسلر شاہد سید نے کہا کہ اسلام نے جنگ کے جو قوانین اور اس کے اخلاقی اصول طے کئے ہیں ان کی رُو سے دہشت گردی کی موجودہ شکل کو کسی صورت میں جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔

(روزانہ ہند سماچار جالندھر مورخہ ۶ دسمبر ۲۰۰۲)

ایک حج کے موقع پر شاہ فیصل نے اعلان فرمایا کہ :

لَیس الجھاد ھُوَ فقط حِملُ البَندُوقِیۃِ و تَجرِیدُ السَّیْفِ وَاِنَّمَا الْجِھَادُ ھُوَ دَعْوَۃٌ اِلٰی کِتَابِ اللّٰہِ وَسُنَّۃِ رَسُوْ لِہٖ وَالتَّمَسُّکُ بھا وَالمُبَاشِرَۃُ عَلٰی ذٰلک مَھْمَا اعْتَرَضْنَا المشاکل والمصائب

یعنی جہاد سے مراد فقط بندوق اٹھانا اور تلوار ننگی کرنا ہی نہیں بلکہ یقیناً جہاد سے مراد کتاب اللہ اور سنت رسول کی طرف دعوت دینا ہوتا ہے اس راہ میں جو بھی مشاکل اور مصائب آئیں اس کو مضبوطی سے پکڑنا ہی جہاد ہے۔

کسر صلیب

سامعین کرام! سیدنا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود کی بعثت کی اغراض میں سے ایک اہم غرض یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ صلیب توڑنا یعنی صلیبی عقائد کا بطلان قرار دی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے قبل دیگر مذاہب کا خصوصاً عیسائیت کا نصب العین اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانا ہی ہوا کرتا تھا۔ ساری دنیا کے عیسائیوں نے منظّم طریق پر فرزندانِ اسلام کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانے اور تثلیث کے باطل عقیدے کا پرستار بنانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی۔ انہیں اپنے مقصد کی تکمیل میں اتنا یقین تھا کہ وہ یہاں تک دعویٰ کرنے لگے تھے کہ قاہرہ، دمشق اور تہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے پُر نظر آئیں گے حتی کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں پہنچے گی۔

اس وقت خداوند یسوع اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص

کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا۔

(William Barrows Lectures Page:43)

ایسے ہی خطرناک حالات میں خدا تعالیٰ نے کاسرِ صلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا آپ نے آ کر عیسائیوں کے اس خواب وخیال کو ہمیشہ کے لئے ختم کردیا اور اُن کی تمام اُمّیدوں کو ہمیشہ کے لئے خاک میں ملا دیا۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اُن کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کردو پھر نظر اُٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دُنیا میں کہاں ہے؟ کیونکہ خدا تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کردے اور یوروپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلادے۔ اس لئے اس نے مجھے بھیجا ہے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۲۳۲)

احباب کرام آج بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی اتباع میں فرزندانِ احمدیت نے عیسائیت کے غلط عقائد کے خلاف اتنا کامیاب پُر اثر اور عظیم الشان مضبوط محاذ قائم کیا ہے کہ قصرِ عیسائیت متزلزل ہوکر رہ گیا ہے اور وہ یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں کہ :

Christianity is going down the hills very fast

یعنی عیسائیت بڑی تیزی کے ساتھ تنزل کی طرف جارہی ہے۔

(Tankai ka times 23-11-1961)

احباب کرام! ذرا غور کیجئے کہاں تو یہ حالت تھی کہ عیسائیت کے مکہ مکرمہ میں اور خاص کر کعبۃ اللہ کے حرم میں صلیب کی چمکار پیدا کرنے کی توقعات کجا یہ حال کہ خود صلیب کی چمکار ان کے اپنے گرجاؤں سے ختم ہورہی ہے۔

ذرا سوچیئے کیا یہ عظیم الشان تبدیلی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیدا کردہ انقلاب کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے؟

زندہ جماعت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیدا فرمودہ ایک بہت بڑا اور عظیم الشان انقلاب تحریک احمدیت یعنی جماعت احمدیہ کی شکل میں موجود ہے اور یہ انقلاب آج عالم اسلام میں ایک فعال اور صحیح اسلامی عقائد پر گامزن معاشرے کی شکل میں موجود ہے۔ پس خدا کے فضل وکرم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ایسی جماعت پیدا فرمائی جو علمی عقلی اور روحانی اقدار کو زندہ کرنے والی اور تقویٰ وطہارت، عبادت و ریاضت اور دیانت وامانت وغیرہ اوصاف میں ممتاز ہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حالیہ خطبہ فرمودہ 31 جولائی 2009 میں جلسہ سالانہ یوکے 2009 میں شرکت کرنے والے بعض نامور معززین کی تحریریں پیش فرمائیں جن میں انہوں نے اپنے تأثرات بیان کئے ہیں۔ ان میں سے صرف ایک بطور مثال کے آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں :

Dr. John Alexander جو افریقہ کی حکومت بینن کے Minister for political affairs اور صدر مملکت کے خاص مشیر بھی ہیں لکھتے ہیں:

احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ دنیا میں اسلام کا مستقبل صرف احمدیت ہی ہوسکتی ہے۔ اور احمدیت نے ہمیں اسلام کا نیا چہرہ دکھایا ہے جو اس سے قبل ہم نے کسی مسلمان میں نہیں دیکھا اور یہ دراصل محبت بھائی چارے خلوص اور انسانیت کی خدمت کا چہرہ ہے اور روحانیت کی اعلیٰ اقدار کا حامل چہرہ ہے۔ علم اور روحانیت کا زبردست امتزاج ہے۔ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں کا ماٹو ہی ہے جس کی عملی تصویر جماعت احمدیہ ہے جو ایک الٰہی مذہب کا مقصد ہوتا ہے اور اسی سے آج ساری دنیا کو سبق حاصل کرنا ہے...... یوں لگتا ہے یہ کوئی اور مخلوق ہو جس کو دنیا کی خود غرضی اور مسائل سے کوئی تعلق نہ ہو۔ یہ تو لوگ نہیں فرشتے ہیں جنہوں نے آسمان سے زمین پر آکر رہنا شروع کیا ہے۔‘‘ (بدر مورخہ 29/اکتوبر 2009)

موجودہ زمانہ میں باوجود اس کے کہ مسلمانوں کی بڑی بڑی تنظیمیں اور مضبوط حکومتیں بھی ہیں لیکن اس کے مدمقابل جماعت احمدیہ عالمگیر اس مادّی

دنیا کے گوشہ گوشہ میں اسلام کی شان وشوکت اور عظمت اور تمکین دین کے قیام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد قائم شدہ خلافت کے پیچھے صف آرا ہے۔ آج دنیا کے 195 ممالک میں احمدیت نے اپنا جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔ آپ کی پیدا فرمودہ جماعت مخالفت کے تمام طوفانوں پر غلبہ پاتے ہوئے اسلام کی عالمگیر فتح کی طرف جس کی بنیاد صرف امن رواداری اور پیار و محبت کے ساتھ دلوں کو فتح کرنا ہے گامزن ہے۔

اشاعت اسلام کے لئے فدائیت اور ایثار کا جذبہ سوائے جماعت احمدیہ کے اور کہیں ہمیں نظر نہیں آتا۔ آج مسلمان کی اکثریت ان کی حکومتیں مل کر بھی وہ کام نہیں کر سکتے جو ایک کمزور اور غریب جماعت اکناف عالم میں کامیابی سے کر رہی ہے۔

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خوشخبری دی تھی کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ یہ بشارت اور پیشگوئی اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کی تبلیغ کے ذریعہ نہایت حُسن و خوبی سے پوری ہوتے ہوئے نظر آ رہی ہے۔ خاص کر مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ذریعہ سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی علامتوں میں سے ایک علامت کے طور پر فرمائی تھی کہ تَطْلُعُ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا نہایت شاندار رنگ میں پوری ہوئی کہ شعاعِ اسلام مغرب سے طلوع ہو کر اکناف عالم میں پہنچ رہی ہے اور ایک دنیا کو منور کر رہے ہیں۔

یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیدا فرمودہ عظیم الشان انقلاب میں سے ایک ہے۔ عالمگیر سطح پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیدا فرمودہ انقلاب کا اعتراف کرتے ہوئے مولانا ابوالکلام آزاد جو اپنے وقت کے شہرت یافتہ عالم دین اور مفسر قرآن تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر اپنے مؤقر اخبار وکیل میں یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو وہ شخص جو دماغی عجائب کا مجسمہ تھا......جس کی اُنگلیوں سے انقلاب کے تار اُلجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مُٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا جو شور قیامت بن کر خُفتگانِ ہستی کو بیدار کرتا رہا ......دُنیا سے اُٹھ گیا۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں آتے نہیں۔ یہ نازشِ فرزندانِ تاریخ بہت کم منظر عالم پر آتے ہیں۔ اور جب آتے ہیں تو دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔

(اخبار وکیل 30 مئی 1908ء)

احباب کرام! اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کی عالمگیر ترقی کا اعتراف کرتے ہوئے کراچی سے نکلنے والے اخبار دفاع اگست 1977ء میں لکھتا ہے۔

’’قادیانیوں کی روز افزوں ترقی، لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کا قادیانی مذہب میں داخل ہونا، دنیا کا قادیانیت کی طرف بڑھتا ہوا میلان بظاہر اس بات کی علامت ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی طرف کھڑا ہے کیونکہ ہر آنکھ دیکھ سکتی ہے کہ ساری امت ایک طرف ایک چھوٹی سی جماعت ایک طرف۔ تیل کی دولت حکومتوں کا ساتھ سوادِ اعظم ہونے کا دعویٰ نتیجہ؟ صفر۔

آخر کیوں؟ اگر ہم نے سنجیدگی کے ساتھ اس مسئلہ پر غور اور عمل نہ کیا تو جس رفتار سے قادیانیت کا سیلاب بڑھ رہا ہے اس کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ آئندہ چند سالوں میں یہ ساری دنیا کے ساتھ پاکستان کو بھی بہا لے جائے گا۔ کہتے ہیں کہ اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ

مَیں آخر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح پرور تحریرات میں سے دو مختصر اقتباسات آپ کے سامنے پیش کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

اے عقل مندو میرے کاموں سے مجھے پہچانو اگر مجھ سے وہ کام اور وہ نشان ظاہر نہیں ہوئے جو خدا کے تائید یافتہ سے ظاہر ہونے چاہئیں تو تم مجھے قبول نہ کرو۔ لیکن اگر ظاہر ہوئے ہیں تو اپنے تئیں دانستہ ہلاکت کے گڑھے میں مت ڈالو۔ بدظنیاں چھوڑ دو۔ بدگمانیوں سے باز آ جاؤ کہ ایک پاک کی توہین کی وجہ سے آسمان سُرخ ہو رہا ہے اور تم نہیں دیکھتے اور فرشتوں کی

آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہے اور تمہیں نظر نہیں آتا۔ خدا اپنے جلال میں ہے اور در و دیوار لرزہ میں۔ کہاں ہے وہ عقل جو سمجھ سکتی ہے کہاں ہیں وہ آنکھیں جو وقتوں کو پہچانتی ہیں۔ آسمان پر ایک حکم لکھا گیا کیا تم اُس سے ناراض ہو کیا تم ربّ العزت سے پوچھو گے کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ اے نادان انسان باز آجاؤ کہ صاعقہ کے سامنے کھڑا ہونا تیرے لئے اچھا نہیں۔

(سراج منیر صفحہ ۵)

آپؑ فرماتے ہیں:

خدا نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھا دے گا اور میرے سلسلہ کو تمام دنیا میں پھیلائیگا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اِس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نُور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کریں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔

بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر سب کو خدا درمیان سے اُٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اے سُننے والو ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا انشاء اللہ۔ (تذکرہ: 846)

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں فتح وظفر کے وہ دن دیکھنا نصیب فرمائے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

☆☆☆

☆

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA
☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

Prop. Zahir Ahmed M.B
Cell : 94484 22334
HOTEL
HILL VIEW
Hill Road, Madikari - 571201
Ph.: (08272) 223808, 221067
e-mail : hillviewcoorg@yahoo.com
Web : www.hotelhillviewcoorg.com

Samad Mob:9845828696
XPORT
GENUINE BRAND
EXPORT SURPLUS
Silver Plaza Complex, Opp. Vijaya bank, MEDIKERI

اسلام میں زندگی کا تصور!

منہ دل در تنعمہائے دُنیا گر خدا خواہی
کہ مے خواہد نگارِ من تہید ستانِ عشرت را
(المسیح الموعودؑ)

(مولوی یوسف سلیم صاحب بی.اے.)

ازمنۂ قدیم سے اِس وقت تک جس قدر مذاہب دنیا میں ظہور پذیر ہوئے یا جتنے نظریے انسانی زندگی کے متعلق مختلف افراد نے مختلف اوقات میں قائم کئے ان سب کی بنیاد کسی نہ کسی روشن یا تاریک تصور پر رکھی گئی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ دنیا ایک عشرت کدہ ہے اور انسان کا سوائے اس کے اور کوئی مقصد نہیں کہ وہ دنیا میں ہر قسم کی لذات سے بہرہ اندوز ہو۔ ''کھاؤ پیو اور خوش رہو'' کا مقولہ ایسے ہی افراد کی عیاش طبیعت اور مادہ پرستانہ ذہنیت کا نتیجہ ہے۔

اپیکیورس (Epicurus) مشہور یونانی فلاسفر مصنف اسی نظریہ عیش پسندی کا قائل تھا۔ اس کے نزدیک انسانی زندگی کا صرف ایک ہی مقصد ہے اور وہ ہے حصولِ لذت۔ وہ دنیا کو ایک لذت کدہ سمجھتا اور کامیاب زندگی کی نشانی یہ خیال کرتا ہے کہ دنیا میں زیادہ سے زیادہ سامان ہائے عیش وعشرت فراہم ہوں، دنیاوی لذتوں کی فراوانی ہو۔ ذہنی انبساط اور قلبی مسرتوں سے بہرہ اندوز ہونے کے مواقع میسر ہوں۔ غرض اس کے نزدیک انسانی زندگی کا اوّل تا آخر مقصد عیش وعشرت ہے اور بس۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا صفحہ 648، 649 میں اپیکیورس کا نظریۂ عیش پسندی جن الفاظ میں بیان ہوا ہے ان کا ترجمہ یہ ہے:-

''ہمارے نزدیک مبارک یا کامیاب زندگی کی اوّل تا آخر نشانی خوشی یا انبساط ہی ہے۔ کیونکہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ خوشی یا انبساط ہر خوشی کی ابتداء اور اس کا قدرتی نتیجہ ہے اور ہم اپنی پسند یا ناپسند کی ابتداء یہیں سے کرتے ہیں اور اسی چیز کو ہم اپنی زندگی کا منتہائے مقصود ٹھہراتے ہیں۔ جذبات کی تسکین ہی وہ معیار ہے جس سے ہم ہر ایک نیکی یا خوبی کی تمیز کرتے ہیں حُسن، نیکی یا خوبی وغیرہ کی قدر صرف اسی صورت میں متصور ہوسکتی ہے کہ یہ چیزیں کہاں تک وجہ انبساط بن سکتی ہیں۔ اگر یہ نہیں تو پھر ہمیں ان کو خیر باد کہہ دینا چاہیئے۔''

دوسری طرف ہندو مہاتماؤں کے نزدیک یہ دنیا عشرت کدہ نہیں بلکہ غموں اور دُکھوں کا گھر ہے۔ کاروبار، دنیا، ہنگامۂ روز وشب اور دنیاوی دُکھ سُکھ کو چھوڑ کر سنیاس حاصل کرنا اور اس طرح صرف بھگوان کی یاد میں محو ہو کر رہ جانا ہی زندگی کا اصل مقصد ہے۔ جین مت کے بانی کی نگاہ میں تو یہ دنیا آگ کا ایک کھولتا ہوا سمندر ہے جس سے کنارہ کشی ہی بہتر ہے۔ بدھ مت کی تعلیمات کی رُو سے یہ دنیا دُکھوں اور غموں کی مختلف صداقتوں سے عبارت ہے جس کی کنہ کو معلوم کرنے اور دُکھوں اور غموں سے نجات حاصل کرنے کے لئے گیان ودھیان کی پُر پیچ وخم وادیوں سے گزرنا ضروری ہے۔ عیسائی راہبوں کے نزدیک بھی دنیا سے کنارہ کشی ہوجانے میں اصل زندگی کا راز مضمر تھا۔

دراصل انسانی زندگی کے متعلق یہ متضاد تصورات اور انتہا پسندانہ نظریات افراط وتصریط کے آئینہ دار ہیں۔ ایک طرف تو لوگ اِس دنیائے رنگ و بو کی دلفریبیوں اور رنگینیوں سے اس قدر متأثر اور مادی لذتوں میں اسقدر محو ہو گئے کہ عیش وعشرت ہی کو زندگی کا مقصد ٹھہرا لیا، اہلِ مغرب کا غالب حصہ متذکرہ بالا اپیکیورین نظریۂ زندگی کا حامل وہم نوا ہے۔ مذہبی قیود کو نظر انداز کرتے ہوئے مادہ پرستی اور عیش پسندی ہی شعارِ زندگی بن چکی ہے۔ دوسری طرف خدا داد نعمتوں سے کنارہ کش ہو کر اور راہبانہ زندگی اختیار کر کے نفس کشی کی راہ اپنالی گئی۔ انسانی زندگی سے متعلق یہ غلط تصوّرات اور یہ بھیانک نظریات انسانی معاشرہ کی اخلاقی اقدار کی نشوونما اور اس کی ترقی و بقاء کی راہ میں سنگِ گراں کا حکم رکھتے ہیں۔

اس کے بالمقابل اسلام نے حیاتِ انسانی کا جو تصور پیش کیا ہے وہ حقائق سے بھرپور، فطرت شناسی کا آئینہ دار بلکہ دین ودنیا میں حقیقی توازن اور

حسین امتزاج کا ایک دلکش مجموعہ ہے۔ اسلام نے مادہ پرستی، عیش پسندی اور حصولِ لذّت کی جاہلانہ ذہنیت اور رہبانیت اور نفس کُشی کی تاریک روش کے مقابلہ میں انسانی زندگی کے لئے ایک ایسا وسطی اور حکیمانہ رستہ تجویز کیا ہے جو انسانی صلاحیتوں کے بروئے کار لانے اور اخلاقی و روحانی اقدار کے پنپنے کے لئے سازگار فضا پیدا کرتا ہے۔

خالقِ کائنات نے اشیائے عالم کو انسانوں کے لئے مسخر کیا اور اُن سے حسبِ استطاعت اور ضرورت فائدہ اُٹھانے پر قدرت بخشی اور فرمایا تم اِس دنیا کے مادی سامانوں کو حسبِ منشاء تصرف میں لاؤ، پھلو اور پھولو اور خوشیوں اور مسرتوں سے ہمکنار رہو لیکن بایں شرط کہ اِس دنیا کی رنگینیوں اور لذّتوں کو اپنا معبود مسجود نہ بنالو بلکہ ان چیزوں کو اللہ کا قرب حاصل کرنے اور اُخروی نجات کا ذریعہ بناؤ، الٰہی نعمتوں کی قدردانی کرو اور ہر وقت سجدۂ شکر بجا لاتے رہو۔ قرآن کریم فرماتا ہے:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَارَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَo (بقرہ:173)

ترجمہ: اے ایماندارو! تم پاکیزہ چیزوں کو حسبِ منشاء کھاؤ پیو اور (اسکے بدلہ میں) اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہو اور اس کے در پر سرِ نیاز خم رکھو۔ اس کے فضل اور کرم کے طلبگار رہو، تاتم اس قدردانی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے زیادہ سے زیادہ وارث بنتے چلے جاؤ۔

دوسری جگہ فرمایا:-

وَرَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا. (الحدید:28)

ترجمہ: رہبانیت جس کو (عیسائیوں نے) ایجاد کیا ہم نے اس کا حکم نہیں دیا تھا۔ انہوں نے خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے خود ہی ایجاد کرلیا تھا۔ لیکن اس کو بھی جیسا کہ نبھانا چاہیئے تھا نہ نبھا سکے۔

ایسی غیر فطری اور ناقابلِ برداشت عبادتیں اور نفس کُش ریاضتیں بھلا کب زمانہ کا ساتھ دے سکتی ہیں۔ مگر اسلام چونکہ دینِ فطرت ہے اس کے جملہ احکام فطرتِ انسانی کے مطابق ومناسبِ حال ہیں۔ ان کی بجا آوری کے لئے جان جوکھوں میں ڈالنے کی ضرورت نہیں بلکہ بڑے سیدھے سادے اصول ہیں۔ خدا تعالیٰ کا قرب دنیا کو چھوڑ کر جنگلوں کی خاک چھاننے اور بدن کو بلاوجہ مبتلائے آلام رکھنے سے نہیں بلکہ دست درکار دل بایار کے نتیجہ میں ملتا ہے۔ اسلام نے اِسی لئے ''لا رھبانیة فی الاسلام'' کا اعلان کر کے اِس ظالمانہ روِش کی تردید فرمائی اور ''الدنیا مزرعة الاٰخِرَة'' کہہ کر دین و دنیا کو لازم وملزوم قرار دیا۔

انسان کے دنیا میں آنے کا مقصد فرقانِ حمید میں اللہ تعالیٰ نے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ (الذّریت:57) کے پیارے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ فرماتا ہے انسان کو اپنی عبادت کے لئے چنا ہے اور اپنی عبادت اور غلامی کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس کی پیدائش کا سوائے اس کے اور کوئی مقصد نہیں کہ وہ میری عبادت میں لگ جائے اور میری غلامی کا جوا اپنی گردن پر اُٹھالے اور عبودیت کا جامہ پہن کر میرے تمام احکام کے سامنے سر تسلیم خم کردے اور اس میں اتنی ترقی کرتا چلا جائے یہاں تک کہ ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ مَیں اُسے کہہ دوں فَادْخُلِىْ فِىْ عِبَادِىْ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ (اے ہوا و ہوش سے مجتنب رہنے اور خدا داد قویٰ، قابلیتوں اور طاقتوں کو برموقعہ اور برمحل استعمال کرنے والے! تو فائز المرام ہے) پس میرے بندوں میں داخل ہوجا اور میری جنت میں داخل ہوجا۔

اسلام ہمیں یہ سبق سکھاتا ہے کہ کائناتِ عالم کی ہر چیز انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ یہ زمین، یہ پہاڑ، یہ پھل پھول، یہ سونا چاندی اور یہ زرو جواہر، غرض دنیا کی ہر چھوٹی اور بڑی چیز انسان کے فائدہ کے لئے ہے۔ ان کو تصرف میں لانے کا اُسے اختیار بخشا گیا ہے اور ساتھ ہی اُسے اِس بات کا پابند کر دیا ہے کہ دنیا کی قسما قسم کی چیزوں کا استعمال جائز ہو، ناجائز نہ ہو۔ تقویٰ اللہ مدنظر ہو۔ حصولِ لذّت، ہوس پرستی اور صرف نفسانی جذبات کی تسکین کے لئے نہ ہو۔ پس اسلام نے اس دنیوی زندگی کو نہ تو محض عیش و عشرت کی جگہ اور نہ دکھ درد کے مقام سے تعبیر کیا ہے بلکہ اس کو آخرت کی کھیتی

کہہ کر اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ ہر انسان اپنے حالات کے مطابق اپنے نفسِ وحشی و جفا کیش کو رام کر کے اور دنیوی لہو و لعب سے دامن بچا کے صالح جدوجہد اور قوائے عملیہ کو استعمال کر کے فضلِ باری تعالیٰ کا سہارا لے کر اس کھیتی سے حسبِ منشاء فوائد حاصل کر سکتا ہے۔

اسلام اِس بات کو سخت ناپسند فرماتا ہے کہ انسان اپنی زندگی کو لہو و لعب اور عیش و عشرت کی نذر کر دے یا دنیوی سامانوں سے مُنہ موڑ کر، مادی اسباب کو ترک کر کے، دھیان و گیان اور مراقبوں کے چکر میں سرگرداں رہ کر قوائے عملیہ کو مفلوج بنا دے۔ اسلامی تصورِ حیات تو اِس مقولہ کا مصداق ہے۔ ''در جہاں باش داز جہاں بیگانہ باش۔'' کہ انسان جہاں اِس دنیا میں زندگی بسر کرے اپنی خداداد قوتوں اور صلاحیتوں سے کام لے۔ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء سے مقدور بھر فائدہ اُٹھائے۔ دنیوی زندگی میں پیش آنے والی مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرے وہاں اِس بات کا بھی خیال رکھے کہ کہیں اس دنیا کی رنگینیوں، سحر کاریوں اور مادی کششوں کے جال میں پھنس نہ جائے اور ہوا و ہوش کا بندہ بنکر نہ رہ جائے۔ دنیا سے بیگانگی اختیار کرنے کا یہ مطلب تو ہرگز نہیں کہ دنیا کو بالکل دل سے ہی اُتار دے بلکہ کہنے کا موقعہ یہ ہے کہ دنیا کا جو حصہ اختیار کرے وہ اشد مجبوری اور ایسی ضرورت کی بناء پر جو جس کے بغیر زندگی قائم نہ رہ سکے۔ پس دنیا کو مخدوم نہیں بلکہ خادم، آقا نہیں بلکہ چاکر کی حیثیت دینی چاہیئے۔ دنیاوی فوائد اور آسائش و آرام کے سامانوں کو خداشناسی اور خدارسی کا ذریعہ بنانا چاہیئے نہ کہ نفس کی فربہی اور تنعم پسندی کا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر جس کا دوسرا مصرعہ الہامی ہے اسی مضمون کا غماز ہے۔

مِنہ دل در تنعمہائے دنیا گر خدا خواہی
کہ مے خواہد نگارِ من تہیدستانِ عشرت را

(تذکرہ صفحہ 17)

یعنی اگر تم خدا کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو تو دنیا کی آسائشوں سے دل مت لگاؤ کیونکہ میرا محبوب آسائش سے دور رہنے والوں کو پسند کرتا اور دوست رکھتا ہے۔

حضرت اقدسؑ کا ایک اور الہام بھی اسی مفہوم کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ آپؑ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:-

''کن فی الدنیا کانّک غریبٌ اوعابر سبیل و کن من الصالحین والصدّیقین.'' (تذکرہ صفحہ:51)

یعنی اے انسان! تو دنیا میں ایسے طور پر زندگی بسر کر کہ گویا تو ایک غریب الوطن یا راہ رو ہے اور اِس مستعار زندگی میں صالحین اور صدیقین کے زمرۂ باصفا میں داخل ہونے کی کوشش کرتا رہ کہ یہی انسانی زندگی کا اصل مقصود و مطلوب ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے۔ حضور اُس وقت قمیص اُتارے چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور چٹائی کے موٹے موٹے نشان آپؐ کی پُشت مبارک پر نقش تھے۔ حضرت عمرؓ یہ دیکھ کر رو پڑے۔ رحمۃ للعالمینؐ نے فرمایا عمر! تم کیوں روتے ہو؟ عرض کیا آپ کی تکلیف کو دیکھ کر رونا آ گیا۔ قیصر و کسریٰ جو کافر ہیں وہ تو آرام و آسائش کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور آپ اِن تکالیف میں زندگی گزار رہے ہیں۔ فرمایا اے عمر! میرا اِس دنیا سے کیا کام؟ میری مثال اُس سوار کی سی ہے جو گرمی کی شدّت کے وقت ایک اونٹنی پر سوار جا رہا ہو۔ دوپہر کی تمازتِ آفتاب نے سخت تکلیف دی تو وہ اسی سواری کی حالت میں دم بھر ستانے کے لئے ایک درخت کے سایہ کے نیچے ٹھہر گیا اور چند منٹ آرام کرنے کے بعد اسی گرمی کی حالت میں اپنی راہ لی ہو۔

پس یہ وہ تصور ہے جو انسانی زندگی کے متعلق اسلام پیش کرتا ہے۔ یہی وہ خاکہ ہے جس میں انسان اپنے نورِ ایمان اور عملِ صالحہ سے رنگ بھرتا ہے۔ یہی وہ اعتدال کی راہ ہے جس پر چل کر انسان دنیا میں سرفراز اور آخرت میں سرخرو ہوتا ہے اور یہ وہ کامیاب زندگی ہے جو انسان کو بہیمانہ حالت اور نفس کُشی کی لعنت سے نکال کر انسانی معراج تک پہنچاتی اور خالقِ ارض و سماء سے رشتہ استوار کراتی ہے۔ واخر دعوانا ان الحمدللہ ربّ العالمین۔

(بحوالہ ماہنامہ الفرقان ربوہ اپریل 1965ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کے بیان فرمودہ بعض اقتباسات

مسیح موعودؑ کا ماضی

ہم حضرت مرزا صاحب کی دعویٰ سے پہلے کی زندگی کو دیکھتے ہیں تو آپ نے یہاں کے ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں کو بار بار اعلان فرمایا کہ کیا تم میری پہلی زندگی پر کوئی اعتراض کر سکتے ہو مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی بلکہ آپ کی پاکیزگی کا اقرار کرنا پڑا۔

مولوی محمد حسین بٹالوی جو بعد میں سخت ترین مخالف ہو گیا اس نے اپنے رسالہ میں آپ کی زندگی کی پاکیزگی اور بے عیب ہونے کی گواہی دی اور مسٹر ظفر علی خان کے والد نے اپنے اخبار میں آپ کی ابتدائی زندگی کے متعلق گواہی دی کہ بہت پاکباز تھے۔ پس جو شخص چالیس سال تک بے عیب رہا اور اس کی زندگی پاکباز رہی وہ کس طرح راتوں رات کچھ کا کچھ ہو گیا اور بگڑ گیا۔ علماء نفس نے مانا ہے کہ ہر عیب اور اخلاقی نقص آہستہ آہستہ پیدا ہوا کرتا ہے ایک دم کوئی تغیر اخلاقی نہیں ہوتا ہے۔ پس دیکھو کہ آپ کا ماضی کیسا بے عیب اور بے نقص اور روشن ہے۔

(معیار صداقت جلد نمبر 6 انوار العلوم صفحہ 61)

حضرت مسیح موعودؑ کا حال

آپ کو طرح طرح سے مارنے کی کوشش کی گئی۔ لوگ مارنے پر متعین ہوئے جن کا علم ہو گیا اور وہ اپنے ارادے میں ناکام ہوئے، مقدمے آپ پر جھوٹے اقدام قتل کے بنائے گئے۔ چنانچہ ڈاکٹر مارٹن کلارک نے جھوٹا مقدمہ اقدام قتل کا بنایا اور ایک شخص نے کہہ بھی دیا کہ مجھے حضرت مرزا صاحب نے متعین کیا تھا۔ مجسٹریٹ وہ جو اس دعویٰ کے ساتھ آیا تھا کہ اس مدعی مہدویت و مسیحیت کو اب تک کسی نے پکڑا کیوں نہیں میں پکڑوں گا مگر جب مقدمہ ہوتا ہے وہی مجسٹریٹ کہتا ہے کہ میرے نزدیک یہ جھوٹا مقدمہ ہے۔ بار بار اس نے یہی کہا اور آخر اُس شخص کو عیسائیوں سے علیحدہ کر کے پولیس افسر کے ماتحت رکھا گیا اور وہ شخص رو پڑا اور اس نے بتا دیا کہ مجھے عیسائیوں نے سکھایا تھا اور خدا نے اس جھوٹے الزام کا قلع قمع کر دیا۔

اسی طرح ہماری جماعت کے پُر جوش مبلغ مولوی عمر الدین صاحب شملوی اپنا واقعہ سنایا کرتے ہیں کہ وہ بھی اسی معیار پر پرکھ کر احمدی ہوئے ہیں۔ وہ سناتے ہیں کہ شملہ میں مولوی محمد حسین اور مولوی عبدالرحمٰن سیاح اور چند اور آدمی مشورہ کر رہے تھے کہ اب مرزا صاحب کے مقابلہ میں کیا طریق اختیار کرنا چاہئے۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب اعلان کر چکے ہیں کہ میں اب مباحثہ نہیں کروں گا ہم اشتہار مباحثہ دیتے ہیں اگر وہ مقابلہ پر کھڑے ہو جائیں گے تو ہم کہیں گے کہ انہوں نے جھوٹ بولا کہ پہلے تو اشتہار دیا تھا کہ ہم مباحثہ کسی سے نہ کریں گے اور اب مباحثہ کے لئے تیار ہو گئے اور اگر مباحثہ پر آمادہ نہ ہوئے تو ہم شور مچا دیں گے کہ دیکھو مرزا صاحب ہار گئے ہیں۔ اس پر مولوی عمر الدین نے کہا کہ اس کی کیا ضرورت ہے میں جاتا ہوں اور جا کر ان کو قتل کر دیتا ہوں۔ مولوی محمد حسین نے کہا کہ لڑکے تجھے کیا معلوم یہ سب کچھ کیا جا چکا ہے۔ مولوی عمر الدین صاحب کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ جس کی خدا اتنی حفاظت کر رہا ہے وہ خدا ہی کی طرف سے ہوگا۔ انہوں نے جب بیعت کر لی تو واپس جاتے ہوئے مولوی محمد حسین بٹالہ کے سٹیشن پر ملے اور کہا تو کدھر؟ انہوں نے کہا کہ قادیان بیعت کر کے آیا ہوں۔ کہا تو بہت شریر ہے تیرے باپ کو لکھوں گا۔ انہوں نے کہا کہ مولوی صاحب یہ تو آپ ہی کے ذریعہ ہوا ہے جو کچھ ہوا ہے۔

(معیار صداقت انوار العلوم جلد 6 صفحہ 61-62)

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 20/مارچ 2009ء تا 26/مارچ 2009ء)

ملکی مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

برائے سال 2010-11ء

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال 2010-11 کے لئے درج ذیل مجلس عاملہ کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔اللہ تعالیٰ یہ اعزاز جملہ اراکین بھارت کے لئے مبارک کرے۔آمین۔

1	نائب صدر	مکرم حبیب احمد طارق	9872797394
2	نائب صدر	مکرم عطاالٰہی احسن غوری	8968120063
3	نائب صدر (ساؤتھ انڈیا)	مکرم سی شمیم احمد	9387519202
4	نائب صدر (ایسٹ انڈیا)	مکرم مبارک احمد	
5	معتمد	مکرم غلام عاصم الدین	8054153900
6	مہتمم مال	مکرم مامون رشید تبریز	9888646995
7	مہتمم اطفال	مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری	9915379255
8	مہتمم تجنید	مکرم ہاشم احمد	9592844261
9	مہتمم اشاعت	مکرم عطاء المجیب لون	9815016879
10	مہتمم عمومی	مکرم طیب احمد خادم	8653221145
11	مہتمم تبلیغ	مکرم قمر الحق خان	9041357443
12	مہتمم خدمت خلق	مکرم عبد المحسن مالاباری	9779040313
13	مہتمم تحریک جدید	مکرم سید عزیز احمد	9815856260
14	مہتمم وقار عمل	مکرم چودھری ناصر محمود	9872121768
15	مہتمم صنعت و تجارت	مکرم سید اعجاز احمد	9463226023
16	مہتمم تعلیم	مکرم رفیق احمد بیگ	9878047444
17	مہتمم تربیت	مکرم ہدایت اللہ منڈاشی	9569228100
18	مہتمم تربیت نو مبائعین	مکرم حافظ اسلم احمد	9915607187
19	مہتمم صحت جسمانی	مکرم مصباح الدین نیّر	8054688795
20	مہتمم مقامی	مکرم عبد العلیم آفتاب	9872954909
21	مہتمم امور طلباء	مکرم شیخ فرید احمد	9872954093
22	معاون صدر و محاسب	مکرم لقمان احمد اقبال	9872037940
23	معاون صدر و ایڈیشنل مہتمم صنعت و تجارت	مکرم اظہر احمد خادم	9569051333
24	ایڈیشنل معتمد	مکرم شمیم احمد غوری	9988991775
25	ایڈیشنل مہتمم عمومی	مکرم ضیاء الدین نیّر	9872796334
26	ایڈیشنل مہتمم اطفال	مکرم حافظ نعیم احمد پاشا	9815222721
27	ایڈیشنل مہتمم مقامی	مکرم شیخ ناصر وحید	9990917915
28	ایڈیشنل مہتمم صحت جسمانی	مکرم زبیر احمد طاہر	9872189482
29	ایڈیشنل مہتمم وقار عمل (برائے تزئین)	مکرم خواجہ عطاء الغفار	9872126447
30	ایڈیشنل مہتمم تعلیم	مکرم نوید احمد فضل	9815857945
31	ایڈیشنل مہتمم مال	مکرم حافظ محمد اکبر	9417586778
32	ایڈیشنل مہتمم اشاعت	مکرم رضوان احمد	9915613122
33	ایڈیشنل مہتمم امور طلباء	مکرم تسنیم احمد بٹ	9779991788

خاکسار

حافظ مخدوم شریف، صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

نتیجہ مقابلہ انعامی مقالہ نویسی 2010-11ء

ازطرف نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

امسال نظارت تعلیم کی جانب سے انعامی مقالہ نویسی زیر عنوان ''اسلام کا پیش کردہ اقتصادی نظام اور اس کے اصول'' لکھوایا گیا۔اس مقابلہ میں پوزیشن لینے والے افراد درجہ ذیل ہیں:-

اوّل:	مکرم نعمت اللہ صاحب نواز	قادیان
دوئم:	مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب	قادیان
سوئم:	مکرمہ نسرین سرفراز صاحبہ	حیدرآباد

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو انکی کوششوں کا بہترین ثواب عطا فرمائے۔آمین (وحید الدین شمس، قائمقام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مہدی اور مسیح اُمت محمدیہ کے ایک ہی شخص کے صفاتی نام

''آسمان پر مسیح زندہ! یہ نہ قرآن سے ثابت ہے نہ احادیث سے۔ آخری زمانے میں اُمت محمدی سے کوئی ایک فرد اُٹھے گا جو زمانی حالات کے اعتبار سے مسیح کا رول ادا کرے گا۔''

......﴿از ظہور احمد خان، خادم سلسلہ کشمیر﴾......

مولانا وحید الدین خاں صاحب صدر اسلامی مرکز کے خصوصی شمارہ قیامت کا الارم الرّسالہ مئی 2010ء سے ماخوذ

مولانا وحید الدین خاں صاحب الرسالہ مئی 2010ء کے صفحہ 38 تا 39 پر امام مہدی کے بارے میں فرماتے ہیں ''مہدی کے بارے میں حدیث میں آیا ہے کہ یواطئ اسمہ اسمی یعنی اُسکا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ یہاں نام سے مراد صفت ہے جیسا کہ دوسری روایت سے واضح ہوتا ہے۔ دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ **یشبھہ فی الْخُلُق، ولا یشبھہ فی الْخَلْقِ** (ابوداوٗد، کتاب المہدی) یعنی مہدی باعتبار داخلی صفت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ ہوگا، نہ کہ باعتبار ظاہری ہیئت۔

پھر مولانا موصوف ''الرّسالہ'' کے صفحہ 41 پر مہدی اور مسیح کی شخصیت کے بارہ میں رقمطراز ہیں۔

''ایک حدیث (سنن ابن ماجہ، کتابُ الفتن، باب الصبر علی البلاء) کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی اور مسیح'' دونوں ایک ہی شخصیت کے علامتی طور پر الگ الگ نام ہیں۔ آخری دور میں ظاہر ہونے والی ایک ہی شخصیت ہے۔ جس کو کسی روایت میں رجل مومن کہا گیا ہے اور کسی روایت میں مہدی، اور کسی روایت میں مسیح۔ ایک اعتبار سے ظاہر ہونے والا شخص، اُمتِ محمدی کا ایک فرد ہوگا، اس اعتبار سے اس کو رجلِ مومن کہا گیا۔ دوسرے اعتبار سے وہ گمراہی کے عمومی اندھیرے میں ہدایت کی روشنی کو مکمل دریافت کرے گا۔ اس اعتبار سے اس کو مہدی کہا گیا ہے۔ یعنی ہدایت پایا ہوا شخص ایک اور اعتبار سے وہ شخص اُمتِ محمد کے آخری زمانے میں وہی رول ادا کرے گا۔ جو اُمتِ یہود کے آخری زمانہ میں حضرت مسیح نے انجام دیا تھا۔ گویا یہ تینوں الفاظ ایک ہی شخصیت کے تین پہلوؤں کو بتاتے ہیں نہ کہ الگ الگ تین مختلف شخصیتوں کو۔''

مولانا موصوف ''الرّسالہ'' کے صفحہ 45 تا صفحہ 47 پر ''مسیح کی آمدِ ثانی کے مسئلہ کے بارے میں فرماتے ہیں ''اس بحث سے تعلق رکھنے والا ایک مسئلہ وہ ہے جس کو مسیح کی آمدِ ثانی کا مسئلہ کہا جاتا ہے۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح آسمان پر زندہ ہیں اور آخری زمانے میں وہ جسمانی طور پر آسمان سے اُتر کر زمین پر آئیں گے اور دجّال کو قتل کریں گے۔ یہ تصور اگرچہ لوگوں میں کافی پھیلا ہوا ہے، مگر وہ اپنی موجودہ صورت میں نہ قرآن سے ثابت ہوتا ہے۔ اور نہ احادیث سے۔ حدیث کی مختلف کتابوں میں تقریباً دو درجن معتبر روایتیں ہیں۔ جن میں مسیح کے ظہور کا بیان پایا جاتا ہے۔ لیکن قابلِ غور بات یہ ہے کہ اُن میں سے کسی رایت میں صراحتاً یہ الفاظ موجود نہیں کہ مسیح جسمانی طور پر آسمان سے اُتر کر زمین پر آئیں گے۔

اس سلسلے میں جو بات ہے، وہ صرف یہ ہے کہ روایتوں میں نزول اور بعث کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ مگر صرف اس لفظ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت مسیح آسمان سے اُتر کر نیچے زمین پر آئیں گے۔

عربی زبان میں نزول کا لفظ سادہ طور پر آنے کے معنے میں استعمال ہوتا ہے، نہ کہ آسمان سے اُترنے کے معنی ہیں۔ اسی اعتبار سے مہمان کو نزیل کہا جاتا ہے، یعنی آنے والا۔ اسی طرح بعث کے لفظ میں بھی آسمان سے اُترنے کا مفہوم شامل نہیں ہے۔ بعث کا مطلب اُٹھنا یا ظاہر ہونا ہے۔ نہ کہ

جسمانی طور پر آسمان سے اُترنا۔

حقیقت یہ ہے کہ مسیح کی آمد سے مُراد مسیح کے رول کی آمد ہے، یعنی دورِ آخر میں جبکہ دجّال ظاہر ہوگا۔ اُسوقت اُمتِ محمدی کا کوئی شخص اُٹھے گا اور مسیح جیسا رول ادا کرتے ہوئے دجّال کے فتنوں کا مقابلہ کرے گا اور اُس کو شکست دے گا۔ حدیث میں قتلِ دجّال کا ذکر ہے۔ اس سے مراد دجّال کا جسمانی قتل نہیں ہے بلکہ دجّال کے فتنے کو بذریعہ دلائل قتل کرنا ہے۔

یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔ علماء اسلام کی قابلِ لحاظ تعداد اس نقطۂ نظر کو ہمیشہ سے مانتی رہی ہے کہ مسیح جسمانی طور پر آسمان سے نازل نہیں ہوں گے۔ اس نقطۂ نظر کی تائید میں مستقل کتابیں بھی لکھی گئی ہیں۔ جو علماءِ اسلام اس نقطۂ نظر کے حامی ہیں، اُن میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔

امام فخر الدین رازی (وفات: 1210)، سید جمال الدین افغانی (وفات: 1897)، مفتی محمد عبدہ (وفات: 1905)، سید رشید رضا مصری (وفات: 1935)، شیخ محمود شلتوت (وفات: 1963)، ڈاکٹر محمد اقبال (وفات: 1938)، مولانا عبیداللہ سندھی (وفات: 1944)، مولانا ابوالکلام آزاد (وفات: 1958)، شیخ محمد بن احمد ابوزہرہ (وفات: 1974)، شیخ محمد الغزالی (وفات: 1996) وغیرہ (مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو، ماہ نامہ الرسالہ جولائی 2008ء مضمون ''قربِ قیامت کا مسئلہ) علماء متقدمین میں علی بن احمد بن حزم الاندلسی (وفات: 1063ھ) اور شیخ تقی الدین احمد ابن تیمیہ (وفات: 1328ء) نے نزولِ مسیح کے مسئلے کو اختلافی مسئلہ قرار دیا ہے۔

اس طرح یہ ظاہر ہے کہ روایات سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مسیح کوئی ایسی شخصیت ہیں جو آسمان سے نازل ہونگے۔ اور جب مسیح آسمان سے اُترنے والی کوئی شخصیت نہ ہوں، تو ہمارے لئے صرف یہ انتخاب (option) باقی رہتا ہے کہ مسیح کو سادہ طور پر رول (role) کے معنی میں لیں۔ یعنی آخری زمانے میں اُمتِ محمدی سے کوئی ایک فرد اُٹھے گا جو زمانی حالات کے اعتبار سے مسیح کا رول ادا کرے گا۔''

(بحوالہ الرسالہ ماہ مئی 2010ء صفحہ 45 تا 47 از وحید الدین خان)

ہم ہیں جو امن میں ہمیں یہ سوچنا بھی ہے

وہ جو قفس میں ہجر کے مارے اسیر ہیں
ایذا رسان تاک میں جن کے شریر ہیں
پھر بھی پیامِ حق کے جیالے سفیر ہیں
جو لوگ دورِاولیٰ کی تازہ نظیر ہیں
ان کے لئے دعاؤں میں شامل دعا بھی ہے؟
ہم ہیں جو امن میں ہمیں یہ سوچنا بھی ہے

درپیش ہم کو (1) اس طرح کے درد تو نہیں
رہتے ہیں سرد دیس میں دل سرد تو نہیں؟
دیوار و در پہ دل کی جمی گرد تو نہیں؟
قربانیوں کے نام پہ منہ زرد تو نہیں؟
ہجرت کے فلسفہ سے دل اب آشنا بھی ہے؟
ہم ہیں جو امن میں ہمیں یہ سوچنا بھی ہے

مغرب میں ہے روا کوئی ہم پر ستم نہیں
قانون وشیخ بھی یہاں ہر گز بہم نہیں
قربانیوں کے نام سے ڈرتے تو ہم نہیں؟
کیا کہہ سکیں گے جذبۂ ایثار کم نہیں؟
وقت اور مال ہم نے خوشی سے دیا بھی ہے؟
ہم ہیں جو امن میں ہمیں یہ سوچنا بھی ہے

لمحے گزرنے والے نہیں کرتے انتظار
اک احمدی کے وقت کی قیمت ہے بے شمار
روز جزا عمل نہ کرے ہم کو شرمسار
جتنا بڑا بھی بنگلہ ہو دو گز کا ہے مزار
آتی حیات ہی کے عقب سے قضا بھی ہے
ہم ہیں جو امن میں ہمیں یہ سوچنا بھی ہے

(فاروق محمود۔لندن)

(1) ہم جو دیارِ مغرب میں بسنے والے احمدی ہیں۔

حاصل مطالعہ

(شیخ مجاہد احمد شاستری قادیان)

مہابھارت کے رھسّیہ برھم رشی کرشن دت جی مہاراج کی تقریروں کا مجموعہ ہے۔ جو اُنہوں نے مختلف مواقع پر کیں۔ اس کتاب کو اشوک کمار آریہ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ نے تدوین کیا ہے اور اسکے ناشر ویدک انوسندھان سمیتی c-98 شوالک مالویہ نگر نئی دہلی ہیں۔ اس وقت میرے ہاتھ میں جون 2008ء میں شائع شدہ کتاب کی آٹھویں کاپی ہے۔ اصل کتاب ہندی زبان میں ہے اردو ترجمہ خاکسار کا ہے۔ اسی کتاب کے کچھ نادر حوالہ جات قارئین کی خدمت میں پیش ہیں:۔

شری کرشن جی خدا نہ تھے بلکہ خدا کی عبادت کرتے تھے

’’بھگوان کرشن سے مہارانی رُکمنی نے ایک بار سوال کیا کہ یہ جو آپ یگ کرتے ہیں یہ کس لئے کرتے ہیں؟ اس سے آپ کو کیا فائدہ ہے؟ بھگوان کرشن نے کہا ہے دیوی! میں جو یگ کر رہا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ میرا وصال پرماتما (خدا) سے ہو جائے۔ میرے جو دلی جذبات ہیں، جو دلی خواہشات ہیں وہ خدا کے ماتحت ہوں۔ پرماتما سے مدد لے کر دنیا کا کام کرتا چلا جاؤں۔‘‘ (صفحہ 4)

اوتار انسان ہوتے ہیں

’’اوتار یہ نہیں ہوتا کہ پرماتما انسان کا روپ اختیار کر کے آجائے بلکہ اوتار اُسے کہتے ہیں جو پرماتما کے قریب جانے والی روح ہو، لوگوں کی بھلائی کے لئے پیدا ہوتی ہو اُسے اُترنا کہتے ہیں۔ یہی مطلب قبول کرنا چاہیئے۔ (صفحہ 19)

مہابھارت اور رامائن میں تحریف و تغیر

’’آج سے لگ بھگ (تقریباً) 4000 سال قبل ایک ’’چے تانگ‘‘ نام کا برہمن ہوا اور ایک ’’رماشنکر‘‘ نام کا برہمن ہوا جنکو جین سماج نے ابدھ سماج نے، دونوں کو دولت دے کر مہابھارت کے کیریکٹروں کو بگاڑ دیا۔ مہابھارت کے جو کردار ہیں اُن کو ناپاک بنایا۔ اُس زمانہ میں ’’رینوکیتو‘‘ نام کے برہمن تھے اور ’’سواتی‘‘ نام کے برہمن تھے انہوں نے رامائن کے کرداروں کو تبدیل کیا۔ اسی طرح ہمارے ادب میں وقت وقت پر بہت ساری تبدیلیاں کر کے ادب کو ہی برباد کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔‘‘ (صفحہ 87)

☆☆☆

سونے کا تمغہ حاصل کرنے والی ایک احمدی بچی

تعلیم الاسلام احمدیہ پبلک اسکول آسنور میں زیر تعلیم طالبہ عزیزہ کاشفہ انعام بنتِ محمد انعام ٹھوکر ساکنہ کوریل نے حال ہی میں ملکی سطح پر ہونے والے General knowledge competition (Dr. Radha Krishna Award 2010) میں پہلی پوزیشن لے کر سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ عزیزہ کے لئے یہ ایوارڈ مبارک ہو۔

یہ اعزاز جہاں عزیزہ کے لئے باعث افتخار ہے وہاں اسکول ہذا کے لئے بھی باعث فخر ہے۔ عزیزہ کی دینی و دنیوی ترقی کے لئے قارئین مشکوٰۃ سے دُعا کی درخواست ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام احمدیہ پبلک اسکول، آسنور، کولگام)

®
BRB
OFFSET PRINTERS
AND
PUBLISHERS
BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

مومن اور متقی

(از محمد امین اظہار ہاری پاریگام)

قرآن مجید میں مومن اور متقی کی کیا تعریف اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے، اس کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل آیات پر غور فرمائیے:-

(یہ) وہ کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت دینے والی ہے متقیوں کو۔ جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم انہیں رزق دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو تیری طرف اُتارا گیا اور اس پر بھی جو تجھ سے پہلے اُتارا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر قائم ہیں اور یہی ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔ (بقرہ: 3 تا 6)

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ متقی لوگوں کے لئے جنہوں نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا قرآن مجید کتاب ہدایت ہے۔ یہ تقویٰ شعار لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔ ایمان لانے کے بعد اس کا عملی مظاہرہ کرنے کی خاطر نماز کا پڑھنا لازمی ہے۔ یہ متقی اس رزق میں سے خرچ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں خدا تعالیٰ کا عطا کردہ مال و دولت خرچ کرتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ نازل ہوا ہے اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کچھ پہلے نبیوں پر نازل ہوا ہے اس پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر قائم ہیں اور یہی ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ایک اور ارشاد ہے:-

جو تم پر سلام بھیجے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں ہے۔ (النساء: 95)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ایک اور ارشاد یوں ہے:-

اور اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا اس سے پہلے بھی اور اس (قرآن) میں بھی تا کہ رسول تم سب پر نگران ہو جائے اور تا کہ تم تمام انسانوں پر نگران ہو جاؤ۔ پس نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ وہی تمہارا آقا ہے۔ پس کیا ہی اچھا آقا ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔ (حج: 79)

خُدا تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کا نام مسلمان رکھا اور ان مسلمانوں کو تاکیدی حکم دیا کہ وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور اس کے ساتھ مضبوط تعلق رکھیں یعنی اس کے ہر امر کی اطاعت کریں۔ اس کو ہی اپنا آقا اور مددگار جانیں۔

مسلمان نام پر کسی فرد کسی فرقے یا کسی حکومت کی اجارہ داری نہیں ہے کہ وہ جس کو چاہیں مسلمان کہیں اور جس کو چاہیں مسلمان نہ کہیں۔ خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قرآن کریم پر ایمان لانے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے ہی مسلمان ہیں جو کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں۔ اس کو اپنا ربّ، آقا اور سب کچھ سمجھتے ہیں۔

ان ہی قرآنی ارشادات کی وضاحت میں پیغمبر اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

(1) اسلام کی بُنیاد ان پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے (۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الایمان)

(2) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (رواۃ البخاری)

(3) اس نے ایمان کا مزا چکھ لیا جو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر راضی ہوا۔ (رواہُ مُسلم بحوالہ مشکوٰۃ کتابُ الایمان)

(4) جس نے ہماری نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہوا اور ہمارا ذبیحہ کھایا یہی شخص مسلمان ہے۔ جس کے لئے اللہ اور اس کا رسول ذمہ دار ہیں۔ لہٰذا اسکے ذمہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے عہد شکنی نہ کرو۔ (رواہٗ بخاری بحوالہ مشکوٰۃ کتابُ الایمان)

یہ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمان اور اسلام کے متعلق فرمودات۔ اس آخری زمانے کے کچھ لوگ جو خود کو مسلمان کہتے ہیں، ان فرمودات کو پس پُشت ڈالے ہوئے ہیں اور اس طرح سے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد شکنی کی ہے۔ سوچ لو! ایسے لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا مُنہ دکھائیں گے۔

اب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ایک اور حدیث پر توجہ فرمایئے:- حضور فرماتے ہیں کہ میری اُمت پر بھی ایسے وقت آجائیں گے جیسے کہ بنی اسرائیل پر آئے تھے اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک جوتا دوسرے کے برابر ہوتا ہے۔ بیشک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی جو ماسوا ایک کے سب کے سب جہنمی ہوں گے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا وہ فرقہ کون سا ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا جس پر میں اور میرے صحابی ہیں (ترمذی) لیکن احمد اور ابوداوٗد کی روایت میں ہے کہ بہتر دوزخ میں ہوں گے اور ایک جنت میں اور وہی جماعت ہے۔ (مشکوٰۃ بابُ الاعتصام، بالکتاب والسنۃ)

یہی وہ زمانہ سے جب ساری اُمتِ محمدیہ تہتر فرقوں میں بٹ چکی ہے۔ تہتر فرقوں میں بہتر فرقے ایک طرف ہیں اور ایک فرقہ ایک طرف ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ایک ہی فرقہ ہوگا جو جنتی ہوگا، صحیح راہ پر گامزن ہوگا۔ صحیح معنوں میں جماعت ہوگا۔ اب زمانے نے بھی گواہی دی کہ وہ فرقہ احمدی جماعت ہے۔ کیونکہ ان تمام فرقوں نے خود ہی احمدی جماعت کو الگ کر دیا ہے۔ یہ سب فرقے اپنے متعلق دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں اور احمدی جماعت گمراہ ہے۔ ان کی عقل پر پردے پڑے ہوئے ہیں کیونکہ پیغمبر اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صرف ایک ہی فرقہ ہدایت جماعت ہوگا۔ ایک ہی فرقہ بچ جائے گا جبکہ بہتر فرقے دوزخ میں چلے جائیں گے۔ حضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ واحد فرقہ جماعت ہوگا۔ جماعت تب ہی بن سکتی ہے جب ایک واجب الاطاعت امام اس کا نگران ہوگا۔ ہر جگہ مشرق ہو یا مغرب، شمال ہو یا جنوب، اس کی ہدایات پر وہ جماعت کاربند ہو۔ یعنی یہ جماعت ایک خلیفہ کے تحت ہو۔ جماعت احمدیہ کے سوا کہیں بھی خلافت کا نظام نظر نہیں آتا ہے۔ دوسرے فرقوں میں بٹے ہوئے مسلمان لاکھ کوشش کریں، وہ خلافت کا قیام نہیں کر سکتے۔ خلافت کا قیام حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بعثت سے وابستہ ہے۔ اب اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ جو فرقہ صحیح معنوں میں جماعت ہے وہ صرف جماعتِ احمدیہ ہے۔ پیغمبر اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخری زمانے میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام ہوگا۔ یہ حضورؐ کی ایک مشہور حدیث ہے جو مسند احمد میں درج ہے۔

قرآنِ مجید کے ارشادات اور پیغمبر اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات ہی ایک مومن، متقی مسلمان کے لئے سند ہیں۔

Laiq Ahmad Farooqi (Prop.)
FAROOQI ARTS
Cell : 9829405048
9814631206
O) 0141-4014043
R) 0141-2305668
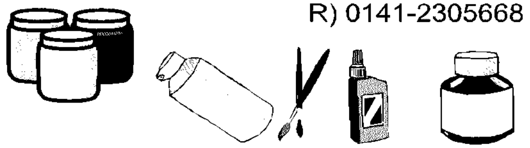
Lucky Enterprises
We Deals In : *Sticker Roll *Grinding Wheel *Belt, felt *Gun *China Books *Abrasive Stone *U. V. Glue *Cerium Oxide *Colours *Glass Cutter *All Glass Tools & Various Allied *Crystal Acid *Chemicals & Acids.
597, Jailal Munshi Ka Rasta,
Chandpole Bazar, Jaipur-1,
E-mail : lucky08_dec@yahoo.com

نعمت عظمیٰ آنکھیں

(از نصیر احمد عارف قادیان)

خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بیشمار عطیات سے نوازا ہے۔ان عطیات میں سے ایک نہایت حسین اور انمول عطیہ آنکھیں ہیں جو ہمارے چہرے کی خوبصورتی تو ہیں ہی ساتھ ہی ساتھ یہ ہماری زندگی کی ترقیات کا پیش خیمہ بھی ہیں۔دنیا کی ہر رنگینی، حسن اور ترقیات ہم ان کے ذریعہ دیکھتے ہیں۔آپ صرف ایک منٹ کے لئے اپنی آنکھیں بند کر لیں تو آپ کو اس حسین اور انمول نعمت کی قدر و قیمت کا احساس ہوگا۔ذرا سوچیں جن کے پاس یہ نعمت نہیں ہے یا چھن گئی ہے ان کا کیا حال ہوگا۔اس لئے ہم کو اس بے بہا قیمتی خزانہ کی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے حفاظت کرنی چاہیئے اور اسے اچھے اور قدرتی طریق سے استعمال کرنا چاہیئے تا کہ یہ زیادہ وقت تک صحیح رہیں۔علاج وغیرہ تو ہیں ہی جو صرف اور صرف مددگار کے طور پر ہوتے ہیں اس لئے ہمیں علاج سے زیادہ اپنی آنکھوں کا پورا خیال رکھنا چاہیئے تا کہ ایسا نہ ہو کہ ہماری دنیا میں بھی اندھیرا چھا جائے۔

آنکھیں ہمارے جسم کا بہت ہی اہم اور نازک حصہ ہیں جو ہمارے جسم میں سے تقریباً چالیس فیصد یا اس سے زیادہ انرجی لیتی ہیں۔ہمارے جسم کو جب بھی کسی عارضہ سے دوچار ہونا پڑتا ہے تو اس کے لئے جو بھی ادویات ہم استعمال کرتے ہیں ان ادویات سے ہماری قیمتی آنکھیں متاثر ہوتی ہیں اس لئے ہمیں ادویات میں کمی کرنی چاہیئے اور ایسے قدرتی ذرائع اپنانے چاہئیں جس سے ہمارا جسم تندرست رہے اور ہم کو کم سے کم ادویات استعمال کرنی پڑیں۔ہمیشہ اس بات کا خیال رہے کہ آپ کے جسم میں خون کی کمی نہ ہو۔آپ ذیابیطس (شوگر) کا شکار نہ ہوں۔آپ کا بلڈ پریشر صحیح رہے آپ کے جگر اور گردے خراب نہ ہوں۔اگر آپ مندرجہ بالا بیماریوں سے بچے رہیں گے تو آپ ادویات بھی کم لیں گے۔اور اس طرح آپ کی آنکھیں بھی متاثر نہ ہوں گی۔پس ہم کو اپنی صحت کو ٹھیک اور برقرار رکھنے کے لئے نشہ آور چیزوں سے بھی بچنا چاہئے۔مثلاً سگریٹ، بیڑی، تمباکو، شراب وغیرہ

آپ کو اپنی آنکھوں کی صفائی کے تعلق سے بھی بہت خیال رکھنا چاہئے اور ہرگز کسی گندے کپڑے وغیرہ سے انکو صاف نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اس کے لئے علیحدہ صاف ستھرا رومال رکھیں اور اسی طرح آپ جب بھی غسل کریں یا وضوء کریں تو آنکھوں میں پانی کے چھینٹے ضرور دیں تا کہ یہ دھل جائیں اور خاص طور پر رات کو سونے سے پہلے آنکھیں پانی سے دھو لینی چاہیئں تا کہ سارے دن کا گرد و غبار دھل جائے اور سونے کے بعد یہ ہماری آنکھوں کو نقصان نہ پہنچائے۔مکھیوں کو آنکھوں پر بیٹھنے نہ دیں کیونکہ ان کے ذریعہ بیشمار جراثیم ہماری آنکھوں میں چلے جاتے ہیں اور ہماری حسین آنکھیں متاثر ہوتی ہیں۔اسی طرح ہوا اور آندھی سے اُڑ کر ہماری آنکھوں میں پڑنے والی مٹی بیشمار جراثیم اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہوتی ہے اس سے بھی ہمیں اپنی آنکھوں کو بچانا چاہئے۔تیز دھوپ اور روشنی، دھواں وغیرہ بھی ہماری آنکھوں کے لئے نقصان دہ ہیں۔صبح کی سیر ہماری آنکھوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ہم کو اسے باقاعدہ اپنا لینا چاہئے۔کیونکہ صبح کی ہوا تازہ صاف اور شفاف ہوتی ہے۔یہ جہاں بیشمار ہمارے جسمانی عوارض کے لئے مفید ہے وہاں آنکھوں کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔کیونکہ سبزہ اور ہریالی ہماری آنکھوں کو تازگی دیتے ہیں اور ایک خاص انرجی ہماری آنکھوں کو ملتی ہے۔آنکھوں کی صحت کے لئے ہمیں اپنے ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کرنا چاہئے اور غرارے کرنے کی بھی عادت بنانی چاہئے۔اور دھوپ میں ہلکے رنگوں کی عینک استعمال کرنی چاہئے۔تیز اور گاڑھے رنگ کی عینک سے ہماری آنکھیں تھک جاتی ہیں اور اس سے ہمیں جسمانی تھکاوٹ بھی محسوس ہونے لگتی ہے۔آنکھوں کی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے ہمیں وٹامن A کا زیادہ استعمال کرنا چاہئے اور ان سبزیوں اور پھلوں کا استعمال کرنا چاہئے جن میں وٹامن A کی مقدار زیادہ ہوتی ہے مثلاً گاجر، ٹماٹر، چقندر، آلو بخارا اور تربوز وغیرہ۔اگر ہم گاجر کے

جوس یا گاجر کے حلوا کی بجائے مکمل گاجر یعنی کچی گاجر استعمال کریں تو ہمیں وٹامن A کا خزانہ مل جائے گا۔ کیونکہ اس میں بیشمار وٹامن A پایا جاتا ہے۔ دودھ دہی، مکھن، انڈا اور مچھلی بھی ہماری آنکھوں کے لئے بے حد مفید ہیں۔ اس لئے اس کے استعمال کو بھی معمول بنالیں۔ سونف، بادام اور مونگ پھلی سے بھی ہم کو کافی وٹامن A ملتا ہے۔ اگر ہم وٹامن A کے ساتھ ساتھ وٹامن C بھی استعمال کریں تو اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ فالتو مادہ ہمارے جسم سے نکل جائے گا اور ہمارا جسم بشمول آنکھیں تندرست رہے گا۔ اور ہمیں ادویات کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ وٹامن C ہمیں لیموں کے ذریعہ بہت ملتا ہے اور لیموں آج کل سال بھر مل جاتے ہیں۔ اگر ہمارے اندر خون کی مقدار پوری ہے تو بھی ہم کئی بیماریوں سے بچ جاتے ہیں اس لئے ہم کو فولاد کا استعمال ضرور کرنا چاہئے۔ فولاد ہری اور پتے دار سبزیوں میں بہت زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً پالک، مولی، شلجم، بند گوبھی، کھیرا، تر، کدو، ٹینڈہ، کریلا۔ اسلئے ان کا چھلکا کم مقدار میں اتاریں کیونکہ فولاد چھلکا میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ فولاد کے تیار شدہ سیرپ بھی بازار میں مل جاتے ہیں وہ بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ پس جب ہمارے جسم میں فولاد کی مقدار کافی ہوگی تو ہماری آنکھیں بھی برقرار رہیں گی۔

آنکھوں کی بہتری کے لئے ہمیں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہئے:

☆ پڑھتے وقت کافی احتیاط برتنی چاہئے اور کبھی بھی کم روشنی میں پڑھنا نہیں چاہئے۔ پڑھتے وقت کتاب پر روشنی پڑنی چاہئے تا کہ آنکھوں پر زور نہ پڑے اور وہ متاثر نہ ہو۔

☆ کتاب اور آنکھوں میں کم از کم ایک یا سوا فٹ کا فاصلہ ہو۔ لیٹ کر یا جھک کر کبھی نہ پڑھیں۔ یہ طریق آنکھوں کو تھکا دیتا ہے اور تکلیف کا بھی باعث بنتا ہے۔ اکثر بچے جھک کر یا لیٹ کر پڑھتے ہیں یہ طریق ان کے لئے بہت نقصان دہ ہے۔ اس سے ان کی آنکھیں خراب ہوں گی۔ اور عینک کا نمبر بڑھ جائے گا۔

☆ چلتی گاڑی میں پڑھنا بھی آنکھوں کے لئے نقصان دہ ہے۔

☆ جب آپ پڑھنے بیٹھیں تو لگا تار نہ پڑھیں بلکہ ہر آدھ گھنٹہ بعد پڑھنا چھوڑ دیں اور آنکھوں کو بند کر کے آرام دیں اس سے آپ کی آنکھوں کی تھکاوٹ دور ہوگی۔

☆ خواتین جب بھی باریک کام کریں مثلاً سلائی، کڑھائی وغیرہ تو اس دوران بھی اپنی آنکھوں کو ضرور آرام دیں۔

☆ اگر آپ کو کام کرتے ہوئے یا پڑھتے ہوئے آنکھوں میں جلن ہو، آنکھیں سرخ ہو جائیں، سر میں درد ہو اور دھندلا نظر آئے، سستی محسوس ہو یا نیند آئے تو فوراً آنکھوں کے ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کو عینک لگے۔ اپنے بچوں کا بھی خیال رکھیں کیا ان کی نظر ٹھیک ہے تا کہ ان کا علاج بھی بروقت ہو سکے۔

☆ اگر آپ لگا تار ڈرائیونگ کرتے ہیں یا ٹی وی دیکھتے ہیں تو اپنی آنکھوں کو اِدھر اُدھر ہلاتے رہیں کیونکہ لگا تار ایک جگہ نظر مرکوز رہنے سے آنکھیں تھک جاتی ہیں۔ اگر اس دوران آپ کو تھکاوٹ محسوس ہو تو نظر ضرور چیک کروائیں۔ ڈرائیونگ کرتے وقت سادہ عینک کا ضرور استعمال کریں تا کہ آلودہ مٹی آپ کی آنکھوں میں نہ جائے اور زہریلے کیڑے مکوڑوں سے آپ کی آنکھیں بچی رہیں۔ اگر آپ کی آنکھ میں کچھ پڑ جائے تو ہرگز نہ ملیں بلکہ پانی کی چھینٹوں سے آنکھ صاف کریں۔

آج کل کمپیوٹر کا دور ہے اور اکثر کام کمپیوٹر پر ہوتے ہیں اور بعض افراد کو تو گھنٹوں کمپیوٹر پر بیٹھنا پڑتا ہے اس لئے کمپیوٹر استعمال کرنے والوں کو آنکھ اور کمپیوٹر کے درمیان ڈیڑھ فٹ کا فاصلہ رکھنا چاہئے اور ہر آدھ گھنٹے بعد اپنی آنکھیں بند کر کے اُن کو آرام دینا چاہئے۔ اور سائیڈ بدل کر بھی آرام کریں تا کہ آپ کی ماس پیشیاں تندرست رہیں۔ اگر آپ کو عینک لگی ہوئی ہے تو اسکے شیشے صاف رکھیں۔ رات کو سوتے وقت عینک اُتار دیں اور اسے محفوظ طریق پر رکھیں تا کہ شیشوں پر خراش نہ آئے۔ ہر تین ماہ بعد اپنی نظر چیک

کرواتے رہیں۔ بالوں اور کپڑوں پر سپرے یا خوشبو لگاتے وقت آنکھیں بند رکھیں تاکہ یہ آپ کی آنکھوں میں نہ جائے۔

بچوں کی آنکھوں کا عارضہ جتنی جلدی پتہ لگ جائے تو اچھا ہے کیونکہ پھر علاج بھی آسان ہو جاتا ہے۔ بچہ جب بڑھ رہا ہوتا ہے یعنی سات سے چودہ سال تک تو اسکو غذائیت سے بھرپور غذا دی جائے تاکہ اسکی گروتھ صحیح ہو اور آنکھوں کا نمبر بھی کم ہو جائے۔ پس بروقت مناسب غذا اور دیکھ بھال علاج سے بہتر ہے۔ بچوں کی آنکھوں کا بہت خیال رکھیں اور انہیں کوئی ایسی نوکیلی چیز نہ تھمائیں جو آنکھوں کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔

علاج کے ساتھ ساتھ دعا بھی کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو صحت سے رکھے اور ہمارے تمام قویٰ ہر وقت صحیح سلامت رہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہم خدا تعالیٰ کی ان دی ہوئی نعمتوں کی کما حقہ حفاظت بھی کریں تاکہ صحت مند رہیں۔

Anas Ahmad Soleja (Prop.)

Smart Foot Wear

WHOLESALE DEALER
All kinds of fancy foot wear

Parveen Palace,
Near Ramleela Ground
Sitapur Road, Lucknow, U.P.
Cell : 9336337356, 9935466400, 9670707074

Zishan Ahmad Amrohi
(Prop.)

Cell : 9720171269, 9720001269

ADNAN GARMENTS (INDIA)
(Jackets, geans Pants etc.)

ADNAN ELECTRONICS
(12 Volt D.C. Table Fan Manufacturing)

SHAN TRADING COMPANY
Wholesaler of
TANDU LEAVES AND TOBACCO

Ghar Pachiya, Amroha, J. P. Nagar, U.P. - 244221

سالانہ بجٹ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2010-11ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال 2010-11 کے لئے تقریباً نصف کروڑ کے بجٹ کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔اسی طرح نئی مذکورہ ذیل شرح کے مطابق چندہ خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کی وصولی کی بھی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔اُمید کی جاتی ہے کہ قائدین نے چندہ کی وصولی کے سلسلہ میں عمل درآمد مستعدی کے ساتھ شروع کیا ہوگا۔امسال کا بجٹ ایک خطیر رقم پر مشتمل ہے جو ایک طرف خدام الاحمدیہ کی ترقی اور مسلسل بڑھتے کاموں کی عکاسی کرتا ہے وہیں ہم پر یہ ذمہ داری بھی عائد کرتا ہے کہ ہم اس کی وصولی کے لئے پوری محنت اور لگن کے ساتھ کوشش کریں۔جن مجالس نے ابھی تک اپنا بجٹ مرتب کر کے نہیں بھجوایا ہے وہ جلد از جلد اپنا بجٹ مرکز میں بھجوائیں اور ہر خادم کو اس میں شامل کر کے باشرہ بجٹ بنائیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے اور خدام الاحمدیہ کے جملہ کاموں کو آگے بڑھانے کے لئے بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔آمین (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

شرح چندہ خدام

چندہ	طلباء/بےروزگار STUDENT/ UNEMPLOYED	برسرروزگار EMPLOYED
چندہ مجلس ماہوار Chanda Majlis Monthly	Rs. 5/-	ماہانہ آمد کا ایک فیصد One percent of monthly income
چندہ اجتماع سالانہ Chanda Ijtima Yearly	Rs. 20/-	ایک ماہ کی آمد کا 4% 4% of the income of one month

شرح چندہ اطفال

چندہ مجلس سالانہ Chanda Majlis Yearly	Rs. 30/-	مذکورہ شرح کم سے کم ہے۔توقع کی جاتی ہے کہ صاحب حیثیت گھروں کے اطفال اس سے بڑھ کر ادائیگی کریں گے
چندہ اجتماع سالانہ Chanda Ijtima Yearly	Rs. 5/-	

NAVED SAIGAL
+91 9885560884
Tel : +91-40-39108888, (5 Lines)
e-mail : info@prosperoverseas.com
(HYDERABAD OFFICE)

ASIF SAIGAL
+91 9830960492 ,+91 98301 30491
Tel : +91-33-22128310, 32998310
e-mail : kolkata_prosperoverseas@rediffmail.com
(KOLKATA OFFICE)

STUDY ABROAD

★ UK ★ IRELAND ★ FRANCE ★ USA ★
★ AUSTRALIA ★ NEW ZEALAND ★
★ MALAYSIA ★ SWITZERLAND ★ CYPRUS ★
★ SINGAPORE ★ CHINA(MBBS) AND MANY MORE
FREE EDUCATION ALSO AVAILABLE

★ Study Abroad At Indian Cost (Any Course)
★ Comprehensive Free Counseling
★ Educational Loan Assistance
★ VISA Assistance
★ Travel And Foreign Exchange Arrangements
★ Part Time Job/ Internship available

Your Search For The Best End At......

PROSPER OVERSEAS
We Build Your Career
www. prosperoverseas.com

PROSPER CONSULTANTS

For Placement Enquiries Visit: **www.prosperconsultants.in**

مجاہدین تحریک جدید بھارت کے بڑھتے قدم

ارشاد قرآنی فَاسْتَبِقُوْا الْخَیْرٰتِ (البقرہ:149) کی تعمیل میں زندگی کے سفر میں درپیش گوناگوں دشواریوں کے باوجود نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی جان توڑ کوشش کرنا جماعت مومنین کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ ایسے ہی باصفا مومنین کی ایک علامت آیت کریمہ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی (الضحیٰ:4) میں یہ بیان ہوئی ہے کہ وہ نیکیوں کے باب میں کسی ایک معیار پر قناعت نہیں کرتے بلکہ مومنانہ روح مسابقت کے ساتھ پیش قدمی کا مسلسل عملی ثبوت فراہم کرتے چلے جانا اُن کی سرشت میں داخل ہوتا ہے۔

آج کے پُرفتن مادی اور مشینی دور میں ایک عالمگیر جماعت احمدیہ مسلمہ ہی ہے جس کی ایک سوبیس سالہ تاریخ عظیم الشان جانی اور مالی قربانیوں سے لبریز ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء کی ولولہ انگیز قیادت وراہنمائی میں مخلصین جماعت نے آج تک اخلاص ووفا کے جو چراغ روشن کئے ہیں وہ بلاشبہ تاریخ مذاہب میں ایک ناقابل فراموش زرّیں باب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وذالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ.

اس تناظر میں یقیناً یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل، پیارے آقا کی مشفقانہ دعاؤں اور ہر مرحلہ پر محترم انچارج صاحب انڈیا ڈیسک کی مفید ونتیجہ خیز راہنمائی کا ہی شیریں ثمر ہے کہ تحریک جدید کے جہاد کبیر میں دنیا بھر کی جماعتوں کے دوش بدوش مخلصین جماعت احمدیہ بھارت کو بھی مسلسل ترقیات کی نئی منزلیں طے کرنے کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔ جس کا عملی ثبوت یہ ہے کہ گزشتہ سے پیوستہ سال 09-2008ء کے دوران جہاں مخلصین جماعت بھارت کو اپنے سابقہ وعدوں میں یکلخت %42.19 کا اضافہ کرکے -/78,85,000 روپے کی مخلصانہ پیشکش کی توفیق ملی تھی وہاں سال گزشتہ 10-2009ء کے دوران مزید %44.32 کے گراں قدر اضافہ کے ساتھ -/1,12,85,000 روپے کی نمایاں قربانی پیش کرکے جماعتی زندگی کے سفر میں ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے دنیا بھر کی جماعتوں میں چھٹی اور بلحاظ مقامی کرنسی فی صد اضافہ کے اعتبار سے دوسری پوزیشن حاصل کرنے کی خداداد سعادت حاصل ہوئی ہے۔ فالحمدللہ علیٰ احسان ذالک العظیم۔

جماعت احمدیہ بھارت کی اس حصولیابی کا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5رنومبر 2010ء کے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں ازراہ شفقت ان خوش کن الفاظ میں تذکرہ فرمایا ہے:-

’’گزشتہ سال کے مقابل پر زیادہ وصولی کے لحاظ سے ...دوسرے نمبر پر انڈیا ہے۔ انہوں نے اپنی مقامی کرنسی کے لحاظ سے %44 سے زیادہ (%44.32- ناقل) وصولی کی ہے۔ اور انڈیا میں بھی دشمنی کے حالات شدت اختیار کررہے ہیں۔ بعض علاقوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے بہت زیادہ احمدیوں کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لیکن اس سے مالی قربانی میں تیزی پیدا ہوئی ہے۔‘‘

اسی تسلسل میں دفتر وکالت مال کی طرف سے پیش کی گئی سالانہ رپورٹ پر زیر روانگی انڈیا ڈیسک نمبر QND-3844 / 10-11-22 حضور پُرنور نے ازراہ شفقت تحریر فرمایا ہے:-

’’الحمدللہ۔ ماشاء اللہ کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے امسال گزشتہ سال سے بڑھ کر وصولی کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ چندہ دہندگان کے اموال ونفوس میں برکت بخشے، انہیں پہلے سے بڑھ کر قربانی کی توفیق عطا فرمائے اور آپ اور آپ کے سب ساتھی کارکنان کو اس سعی کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین‘‘

اسی طرح محترم انچارج صاحب انڈیا ڈیسک نے بھی اپنے مکتوب گرامی زیر نمبر QND-3671 / 10-11-7 بنام وکیل المال تحریک جدید قادیان میں تہنیت وخوشنودی کے اظہار کے ساتھ تحریر فرمایا ہے:-

’’تحریک جدید کے 76 ویں سال کے اختتام پر مالی قربانی کے لحاظ سے پہلی دس پوزیشن لینے والے ممالک کی جماعتوں میں انڈیا کی جماعت

نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے چھٹی پوزیشن حاصل کی ہے۔الحمدللہ

خاکسار اس کامیابی پر آپ کو، وکیل اعلیٰ صاحب اور تحریک جدید کے جملہ انسپکٹران اور کارکنان کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ کامیابیوں کی طرف جماعت انڈیا کے یہ قدم ہر سال آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔(آمین) جزاکم اللہ احسن الجزاء۔''

وکالت مال تحریک جدید بھی جملہ معاونین اور کارکنان ورضا کاران کی خدمت میں ان کے بھر پور مخلصانہ تعاون کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے اس خوش کن حصولیابی پر پُر خلوص مبارکباد پیش کرتی ہے۔اور حضور پُر نور کی جانب سے سال رواں کے لئے کم از کم 35% اضافہ کے ساتھ ملنے والے نئے ٹارگیٹ کو بھی پیارے آقا کی توقعات سے بڑھ کر پورا کرنے کی خواستگار ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور اس کے نتیجہ میں ہمیں اپنے بے کراں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔آمین

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے میرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو

(خورشید احمد انور، وکیل المال تحریک جدید قادیان)

بجٹ سال 11-2010ء کا اختتام اور نئے مالی سال 12-2011 کے
تشخیص بجٹ کے تعلق سے عہدیداران جماعت کی ذمہ داری

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال 11-2010ء 31/ مارچ 2011ء کو ختم ہو رہا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان کی بعض جماعتیں بجٹ کے بالمقابل تدریج کے مطابق لازمی چندہ جات (حصہ آمد چندہ عام وجلسہ سالانہ) کی ادائیگی کر رہی ہیں۔لیکن بعض جماعتوں کے بجٹ کے بالمقابل گذشتہ سال وسال رواں کا بقایا قابل وصول ہے۔اس لحاظ سے ایسی جماعتوں کے عہدیداران کو فوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

(۲) آئندہ سال 12-2011ء کا بجٹ لازمی چندہ جات تشخیص کے لئے انفرادی تشخیص فارم بجٹ فارم بھجوائے جا رہے ہیں۔سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کے مطابق اپنی اصل آمد پر باشرح بجٹ لکھوا کر اللہ تعالیٰ کے افضال وانعامات کو حاصل کریں۔حضور انور کا منشاء مبارک یہ ہے کہ ملک کے حالات دن بدن بدلتے جا رہے ہیں اس لئے ہمیں اب اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض افراد جماعت نہایت ہی اخلاص سے نمایاں طور پر مالی قربانی میں حصہ لے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔آمین لیکن ایک طبقہ افراد جماعت کا ایسا ہے کہ وہ اصل آمد پر لازمی چندہ ادا نہیں کر رہے ہیں۔ایسے افراد کو باشرح چندہ ادا کرنے کے لئے مجلس عاملہ میں زیر غور لا کر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے بابرکت ارشادات کے مطابق باشرح بجٹ لکھانے کی تحریک فرماویں۔

جماعت کے ہر کمانے والے فرد کو بجٹ میں شامل کریں نیز سیدنا حضور انور کے ارشاد کے مطابق خواتین وتعلیم یافتہ بچوں کو بھی حسب توفیق برکت کے لئے لازمی چندہ جات کے بجٹ میں ضرور شامل کیا جائے تا کہ اُنہیں مالی قربانی کی اہمیت اور اُسکی برکات کا علم ہو۔

سیدنا حضور انور نے حالیہ خطبہ جمعہ مورخہ 2011-1-7 میں مالی قربانی کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو افضال وانعامات نازل ہونے کے ایمان افروز واقعات کا ذکر فرمایا ہے۔اُسے ہمیشہ مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے باشرح لازمی چندہ لکھانا چاہیئے۔اللہ تعالیٰ آپ سب کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔آمین

اُمید ہے کہ جملہ عہدیداران مارچ 2011ء کے آخر تک اپنی اپنی جماعتوں کا بجٹ تشخیص کر کے نظارت ہذا میں بھجوا دیں گے۔اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔آمین

(ناظر بیت المال آمد، قادیان)

مشاعرہ

بعنوان شہدائے احمدیت کو خراج تحسین

جلسہ سالانہ قادیان کے اختتام کے اگلے دن مورخہ 29/دسمبر 2010ء کو آٹھ بجے شب بمقام سرائے طاہر جامعہ احمدیہ قادیان کے زیر انتظام ایک مشاعرہ ''شہدائے احمدیت کو خراج تحسین'' کے زیر عنوان منعقد ہوا۔ یہ مشاعرہ محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مشاعرہ کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ عزیزم حافظ محمد رفیق متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے سورۃ التکویر خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مکرم رضوان احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ قادیان نے جامعہ احمدیہ قادیان کے تین طلباء کے ساتھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ سے چند اشعار خوش الحانی سے سُنائے۔

تَذَکَّرْیَا اَخِیْ یَوْمَ التَّنَادِی
وَتُبْ قَبْلَ الرَّحِیْلِ اِلَی الْمَعَادِ

اس قصیدہ کا اُردو ترجمہ محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے پڑھ کر سُنایا۔ بعدہ مندرجہ ذیل شعراء کرام نے اپنا کلام پیش کیا۔

(۱) مکرم سلیق احمد صاحب نائک متعلم جامعہ احمدیہ قادیان (۲) مکرم نیاز احمد صاحب نائب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان (۳) مکرم نور الاسلام صاحب قادیان (۴) مکرم نسیم چودھری صاحب ناصر آبادی شرقی ربوہ (۵) مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب المعروف ابن کریم۔ (۶) مکرم اطہر حفیظ صاحب فراز منڈی بہاؤالدین پاکستان (۷) ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب کا کلام مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ (۸) مکرم محمد عارف ربانی صاحب استاد جامعۃ المبشرین قادیان (۹) مکرم فیاض احمد صاحب فیض پاکستان (۰۱) مکرم محمود احمد صاحب مبشر درویش قادیان (۱۱) عرب شاعر ڈاکٹر ایمن عودہ صاحب ہالینڈ نے اپنا عربی کلام پڑھ کر سُنایا (۲۱) محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے جامعہ کی درخواست پر اس مشاعرہ کے لئے اپنا منظوم کلام بھجوایا جو مکرم رضوان احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ قادیان نے پڑھ کر سُنایا۔ (۳۱) آخر میں احمد صاحب جاوید لاہور پاکستان نے اپنا کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا۔

اڑھائی گھنٹہ کے بعد یہ مشاعرہ اجتماعی دُعا کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ سرائے طاہر کا نچلا ہال حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر جامعہ احمدیہ قادیان کی طرف سے منعقد کیا جانے والا یہ دوسرا مشاعرہ تھا۔ پچھلے سال ایک مشاعرہ جامعہ احمدیہ قادیان کی طرف سے جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر ''فیضان خلافت'' کے عنوان پر منعقد ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ جامعہ احمدیہ قادیان کو آئندہ بھی اعلیٰ معیاری مشاعرے منعقد کرنے کی توفیق ملتی رہے۔ اللہ تعالیٰ طلباء جامعہ احمدیہ میں بھی اعلیٰ معیاری اشعار لکھنے کی اور میدان تبلیغ میں اس ڈھب کو بھی صحیح رنگ میں استعمال کرنے کی صلاحیت پیدا فرمائے۔ آمین

(شمیم احمد غوری، سیکریٹری پریس کمیٹی و استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172
V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

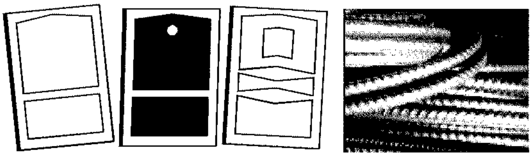

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex, #51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram, Tirunelveli-627 005

Mansoor ✆9341965930
Love for All Hatred For None
Javeed ✆9886145274

CARGO LINKS
J.N. Roadlines

TRANSPORTERS & FLEET OWNERS

Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:
Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal
Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu,
Maharashtra, M.P, U.P

No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☎: 22238666, 22918730

Love For All Hatred For None

Sk.Zahed Ahmad
Proprietor

M/S
M.F. ALUMINIUM

Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

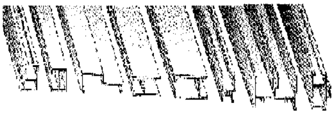

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

NAVNEET JEWELLERS

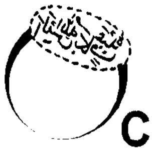

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF
GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

ملکی رپورٹیں

حیدرآباد: ماہ نومبر میں تعلیمی و تربیتی کلاسیں جاری ہیں۔ نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ محترم مولانا ظہیر احمد خادم ناظر دعوت الی اللہ کی صدارت میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ مربی سلسلہ کے ہمراہ 4 فیصد خدام نے غیر احمدی اور غیر مسلم احباب میں لٹریچر تقسیم کیا۔ ایک تبلیغی ملاقات چار غیر احمدی احباب سے ہوئی جس میں 9 خدام موجود تھے۔ ایک اور تبلیغی گفتگو میں 15 خدام نے حصہ لیا۔ اسی طرح ایک تبلیغی جلسہ بھی منعقد ہوا۔

اس ماہ ایک مثالی وقار عمل بھی ہوا۔ جو کہ قبرستان اور مسجد احمدیہ افضل گنج میں منعقد ہوا۔ اس وقار عمل میں 40 فیصد خدام شامل ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام جو سالانہ اجتماع مرکزیہ پر سنایا گیا تھا اسے 300 کی تعداد میں چھپوا کر نماز جمعہ کے بعد تقسیم کیا گیا۔ خدمت خلق کے تحت 200 غرباء میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ 4 خدام نے عطیہ خون دیا۔ شعبہ عمومی کے تحت 88 خدام نے مختلف مواقع پر حفاظتی ڈیوٹیاں دیں۔

(محمد مبشر احمد قائد مجلس)

کوتھ پلی، گوداوری زون: مورخہ 3 ردسمبر کو بعد نماز عشاء تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم پی.ایم.رشید صاحب زونل امیر نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم صدر اجلاس نے تقریر کی جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض اور نظام جماعت کے ساتھ جڑے رہنے کے بارے میں احباب کو توجہ دلائی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ بعد دُعا حاضرین کی تواضع کی گئی۔ (محمد جاوید احمد معلم سلسلہ)

بنگلور: مورخہ 12 رنومبر تا 21 رنومبر بنگلور میں منعقد مشہور بک فسٹول میں جماعت احمدیہ بنگلور کو بھی اسٹال لگانے کی توفیق ملی۔ اس بک فیئر میں 350 اسٹال تھے۔ جماعتی بک اسٹال ایک اچھی جگہ مزین کر کے لگایا گیا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کی تصاویر کے ساتھ ساتھ 30 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور سات زبانوں میں کتب رکھی گئی تھیں۔ بک اسٹال کی کامیابی کی وجہ سے مخالف اُردو اخبارات میں مخالفت کی خبریں شائع ہوئیں۔ مگر اس کے باوجود ہر روز ہزاروں لوگ اسٹال پر آتے رہے۔ مخالفین نے پولیس کے اعلیٰ افسروں سے ملکر اسٹال بند کرانے کی کوشش کی لیکن وہاں بھی ناکامی ہوئی۔ اس اسٹال سے کئی ہزار کی کتب فروخت ہوئیں۔ صرف ایک دن اسٹال پولیس کی ہدایت پر بند کرنا پڑا باقی تمام دن ہمارا بک اسٹال چلتا رہا۔ اس اسٹال سے -/52,000 روپے کی کتب فروخت ہوئیں اور 80,000 افراد تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ 25,000 کی تعداد میں انگریزی فولڈر اور 55000 کی تعداد میں کنڑ افولڈر شائع کئے گئے تھے۔

اسی طرح ہزاروں کی تعداد میں مفت میگزین بھی تقسیم کئے گئے۔ اس بک فیئر میں بنگلور کے علاوہ مرکرہ، منگلور، شموگہ، سورب اور ہبلی کے خدام نے بھی شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اس اسٹال کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(مصدق احمد زونل قائد)

گلبرگہ: ماہ نومبر میں ''رام پور'' میں ایک تقریب آمین منعقد کی گئی جس میں 5 افراد کی آمین کرائی گئی۔ یہ سب 12 سال سے اوپر کی عمر کے تھے۔ اس کے ساتھ ایک تربیتی جلسہ بھی منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم محبوب صاحب زعیم انصار اللہ نے کی۔ اس جلسہ میں فضائل قرآن کے موضوع پر کنڑ ازبان میں مکرم شیخ علی صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

(فضل حق خان سرکل انچارج)

جیند: مورخہ 4،5 ردسمبر کو دو روزہ تعلیمی، تبلیغی و تربیتی کیمپ لگایا گیا جس میں صوبہ ہریانہ کی 50 جماعتوں کے 180 طلباء نے شرکت کی۔ اس کیمپ کا افتتاحی اجلاس محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان کی صدارت میں منعقد ہوا خاکسار نے کیمپ کی غرض و غایت کے موضوع پر تقریر کی اس کے بعد مکرم داؤد احمد صاحب امیر جماعت دہلی نے تقریر کی اور طلباء کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد بعض بزرگوں نے طلباء کو مفید معلومات بہم پہنچائیں۔ صدارتی خطاب

اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ 5 ردسمبر کو نماز تہجد سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ صوبائی مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ کی میٹنگ ہوئی اور ٹھیک نو بجے مکرم داؤد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ دہلی کی صدارت میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ محترم مولانا سلطان احمد صاحب، ظفر مولوی منیر احمد خان، مکرم ٹی. کے. عبدالمجیب، مکرم سید عبدالہادی کاشف اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدارتی خطاب ہوا اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (طاہر احمد طارق مبلغ انچارج)

یادگیر: مورخہ 12 ردسمبر کو خدام الاحمدیہ یادگیر کی جانب سے قائم کردہ جم خانہ کا افتتاح محترم اسد اللہ غوری صاحب زونل امیر صاحب نے کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جم کا نام ''دارالصحت'' تجویز فرمایا ہے۔

اسی روز جلسہ حفظان صحت بھی زیر صدارت محترم محمد ذکریا صاحب امیر جماعت یادگیر منعقد ہوا۔ خاکسار نے جم خانہ کا نام حضور انور کی جانب سے ''دارالصحت'' تجویز فرمائے جانے کا اعلان کیا اور دیگر ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ محترم صدر اجلاس نے دینی، روحانی اور جسمانی صحت کے بارے میں روشنی ڈالی اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(مصور احمد ڈنڈوتی قائد مجلس)

بلّاری: مورخہ 10 ردسمبر کو مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ بلاری کی صدارت میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ عزیز عابد شریف اور مکرم فیروز پاشا نے تقاریر کیں۔ مکرم صدر اجلاس کے خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مورخہ 28 رنومبر کو مکرم محمد اکبر صاحب کے مکان پر لجنہ اماء اللہ کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے کی۔

(ایم مقبول احمد مبلغ سلسلہ)

وڈمان سرکل محبوب نگر: مورخہ 5 رنومبر کو جماعت احمدیہ وڈمان میں جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد عمل میں آیا۔ جلسہ کی تیاری کے لئے جلسہ سے قبل مختلف امور کی انجام دہی کے لئے میٹنگ رکھی گئی تھی۔ چنانچہ اس کے مطابق تمام کام سرانجام پائے۔ اس جلسہ میں مقامی MLA اور DSP کے علاوہ ایک عیسائی پادری اور ہندو پنڈت کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ سیٹھ محمد سہیل صاحب زونل امیر حیدرآباد نے اس جلسہ کی صدارت کی۔

Free Medical کیمپ کا افتتاحی مقامی MLA صاحب نے کیا۔ احمدیہ بک اسٹال کا افتتاح محترم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے کیا۔ جلسہ میں تلاوت و نظم اور ترانہ کے علاوہ مکرم مولوی سید رسول صاحب نیاز، مکرم مولوی مصلح الدین صاحب سعدی اور محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم نے تقاریر کیں۔ اس جلسہ میں 500 نئے اور پرانے احمدی شامل ہوئے اور 80 غیر احمدی اور غیر مسلم احباب بھی شریک ہوئے۔ میڈیکل کیمپ کے ذریعہ 150 مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ اور بک اسٹال کے ذریعہ 100 سے زائد کتب اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ (شریف خان سرکل انچارج)

بھدرواہ: ماہ نومبر میں شعبہ وقار عمل کے تحت آٹھ وقار عمل کئے گئے۔ ان کے علاوہ ایک مثالی وقار عمل بھی کیا گیا۔ جس کے ذریعہ خدام نے دارالتبلیغ کی تعمیر میں ایک نمایاں کردار ادا کیا اور وقت اور پیسہ دونوں کی بچت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام خدام کو اجر دارین سے نوازے۔ آمین۔ عید کے موقع پر مجلس کی جانب سے ایک نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا جس کو احباب کرام نے بہت پسند کیا اور آئندہ بھی ایسی نمائش کا اہتمام کرنے کی ترغیب دلائی۔

(قائد مجلس)

بھدرک: مورخہ 15 دسمبر سے 22 دسمبر تک بھدرک میں ایک بُک فیئر کا انعقاد ہوا۔ اس میں مجلس خدام الاحمدیہ بھدرک کی جانب سے ایک جماعتی بُک اسٹال لگایا گیا تھا۔ اللہ کے فضل سے لوگوں پر اس کا اچھا اثر ہوا۔ خصوصاً غیر مسلم صاحبان پر۔ مہمانان خصوصی کو جماعتی لٹریچر اور کُتب بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے اچھے نتائج ظاہر فرمائے۔

(از شیخ ظہور احمد زونل قائد)

حلقہ مبارک قادیان: جلسہ سالانہ قادیان کی آمد کے پیش نظر ایک تربیتی جلسہ مورخہ 11 ردسمبر کو منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم مبشر احمد صاحب بدر مربی سلسلہ نے کی۔ اس اجلاس میں مکرم زبیر احمد نے جلسہ سالانہ کی برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ محترم صدر اجلاس نے بھی زریں نصائح سے نوازا۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ قریباً 40 خدام اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ (زعیم حلقہ)

☆☆☆

Noor-ul-Mubeen
Prop.
Cell : 9886294946, 9902095153
Sara Foot Wear
WHOLESALE & RETAIL
A Complete Family Showroom

Station Road, Yadgir, Distt. Gulbarga

Cell : 09886083030
زبیر احمد شحنہ
ZUBER
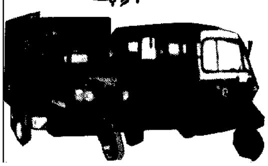
Engineering Works
Body Building All Types of
Welding and Grill Works
HK Road - YADGIR-585201
Dist. Gulbarga - Karnataka

Ph.: 2769809
MBC **Mustafa** BOOK COMPANY
(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)
Fort Road, Kannur - 1

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

Shop: 0497 2712433
: 0497 2711433
Mob. : 9847146526
JUMBO
B O O K S
(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)
FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

مختلف دواؤں کے استعمال کا صحیح طریق

(از ڈاکٹر سید رقیم احمد، سورو، اُڑیسہ)

آنکھوں کے مرہم کا درست استعمال

(۱) ہاتھ اچھی طرح دھو لیجئے۔

(۲) سر پیچھے جھکائیے۔

(۳) چھت کی طرف دیکھئے۔

(۴) پپوٹے کے اندر مرہم لگائیے۔

(۵) پلکیں کئی مرتبہ جھپکئے اور زائد مرہم پونچھ ڈالیئے۔

آنکھوں کے لئے قطروں کا استعمال

(۱) ہاتھ اچھی طرح دھوئیے یعنی صابن استعمال کیجئے۔

(۲) بوتل کو ہلائیے۔

(۳) سر پیچھے کی طرف جھکائیے۔

(۴) چھت کی طرف دیکھئے۔

(۵) قطروں کی مقررہ مقدار آنکھ چھوئے بغیر ٹپکائیے۔

(۶) کئی مرتبہ پلکیں جھپکئے۔ زائد قطرے صاف رومال یا ٹشو پیپر سے پونچھ ڈالیئے۔ بوتل کھلنے کے ایک ماہ بعد بدل دیجئے۔

ناک کے لئے بوندوں کا استعمال

(۱) ناک سنکئے۔

(۲) سر پیچھے کی طرف جھکائیے یا لیٹ کر پیچھے جھکا لیجئے۔

(۳) Droper نتھنے میں داخل کر کے بوندیں صحیح مقدار میں ٹپکائیے۔

(۴) اسی حالت (پوزیشن) میں چند منٹ رہیئے۔

بچوں کے لئے بڑے اپنی گود میں بچے کو اس طرح لٹائیں کہ اس کا سر پیچھے کی طرف جھک جائے۔ اس کے بعد اوپر دی گئی ہدایات پر عمل کریں۔

ناک میں پھوار کا استعمال

(۱) ناک سنکئے۔

(۲) سر پیچھے کی طرف جھکائیے۔

(۳) ایک نتھنا انگلی سے دبا کر بند کر لیجئے اور دوسرے میں اسپرے داخل کر کے زور سے دبائیے۔ سانس دھیرے سے اندر لیجئے۔

(۴) دباؤ ختم کرنے سے پہلے اسپرے (بوتل) نکال لیجئے۔

(۵) منہ سے سانس خارج کیجئے۔

انہیلر کا استعمال

(۱) انہیلر ہلائیے۔

(۲) سانس پوری طرح خارج کیجئے۔

(۳) انہیلر کا سرا اپنی زبان پر رکھ کر دانتوں سے پکڑ لیجئے۔

(۴) اوپر کا حصہ نیچے دباتے ہوئے گہرا سانس لیجئے۔

(۵) سانس روکے رہیئے۔

(۶) منہ سے سانس خارج کرتے ہوئے انہیلر کا اوپر کا دبایا ہوا حصہ چھوڑ دیجئے اور سانس منہ سے خارج کیجئے۔

(۷) دوسری مرتبہ یہ عمل دہرانے سے پہلے ایک منٹ رُکئے۔

کان کے لئے بوندوں کا استعمال

(۱) ہاتھ دھوئیے۔

(۲) کان باہر سے اچھی طرح صاف کیجئے۔

(۳) دوا اچھی طرح ہلائیے اور دیکھئے کہ Droper کی نلکی بند یا ٹوٹی یا چٹخی ہوئی تو نہیں ہے۔

(۴) جس کان میں دوا ڈالنی ہے۔ اس کی مخالف سمت میں سر کو جھکا لیجئے۔

(۵) بوندیں صحیح مقدار میں ٹپکائیے۔

(۶) اسی پوزیشن میں چند منٹ رہیئے تاکہ دوا اندر تک اچھی طرح پہنچ جائے۔

(ماخوذ از ہمدرد صحت جولائی 2004ء)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ
وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

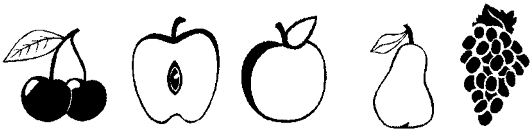

AHMAD FRUIT AGENCY

Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9419049823, 9906722264

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

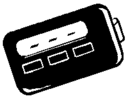
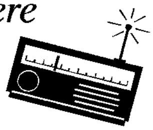

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860

mta
Beauty Collection

Imp, Cosmetics & Immitation
Jewellary Leather & Fancy Bags,
School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854

mta
Masroor Hosiery Foot Wear

A Diesinger Fancy Footwear for
Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A
Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

others are tender, his motives are honest, he is loving towards others and his heart is in constant search for truth and love of God. Such a heart is an epitome of love, kindness, courage, affection, honesty, truth, sincerity and humility. Hadhrat Jesus, son of Mary, (peace be upon him), is reported to have said: `Thou shalt love the Lord thy God with all thy heart, and with all thy soul and with all thy mind.' The Prophet of Islam (peace and blessings of Allah be upon him), has also described the importance of a pure and sincere heart. According to the most reliable book of Hadith, al-Bukhari, he told one of his companions: `In the body there is a piece of flesh, when it is healthy, the whole body is healthy, and when it becomes unhealthy, the whole body gets unhealthy, and lo that piece is the heart.' This succinct quotation illustrates that a human heart is the fountain-head of all our emotions. If one's heart entertains pure thoughts then all of one's deeds will be upon the road to virtue, but if one's heart if full of vicious thoughts and ideas, then one is bound to follow the path of vice.

Thoughts and ideas are born in a heart like seeds in a garden that soon sprout into full grown plants. Purity of heart stimulates the growth of the tree of virtue. The crux of the matter is that if one's heart is in good shape, then one's hands, feet, tongue, mind and eyes will be in good shape as well. In our day-to-day contact with others, one should always remember the following formula: `to handle yourself, use your head, to handle others use your heart.'

A beating heart:

How many times does a heart have to beat? At least 70 times every minute, for an average of 75 years. In round numbers, that turns out to be 100,000 times a day, or three billion times in a lifetime. Sometimes two hearts beat one, some are lonely, some half hearted and some are broken. Some are saddened, some are, like a bird, gladdened and some are worn upon your sleeve. Our daily conversation is full of wonderful references to our heart: `his heart was in his mouth', or `his heart was not in it', or `deep in the heart of Ontario', or `heart of the matter.' `Heart' is used as a symbol of love. It is said that we subconsciously remember the beat of our mother's heart from when we were in the womb. Did you know that when zoo-keepers have an orphaned baby monkey, they help its chance of survival by keeping it attached to a bundle of blankets with a mechanism that produces the `thump-thump' of a mother's heart-beat?

All praise belongs to Allah!a

The Review of Religions, February 1994

has given us the choice and power to govern our thoughts and thereby build a character that is worthy of praise. An immoral character grows from the seeds of immoral thoughts while a virtuous character grows from the seeds of virtuous thoughts. As mentioned earlier, the heart is where all kinds of good or bad thoughts are born. Therefore, it is imperative to cultivate a pure and clean heart. A recent article in the famous American magazine Psychology Today dated February 1989 illustrates the relationship between the heart and the soul in the following words:

`Scientific medicine has made extraordinary progress against heart disease, by denying one of mankind's most romantic notions - that our emotions centre is the heart. By treating the heart as an unfeeling pump, surgeons have been able to create pacemakers and work their way up to the ultimate in high-tech medicine - the artificial heart. Even as Barney Clark and other courageous patients were using psychology and hard data to discover that trouble in the heart may come in part from sickness of the soul. Spiritual need may be the underlying crisis among people prone to heart attacks. Harvard cardiologist, Herbert Benson agrees. Dr. Benson has shown how using a repetitive prayer produces sharp reductions in heart beat and blood pressure. At the University of Maryland, psychologist, James Lynch continues to explore the psychological side of high blood pressure. Blood pressure goes up when we talk and down we listen to another person.'

Different states of heart:

The following quotation from the Bible creates a striking resemblance between one's mind and heart: `As a man thinketh in his heart, so he is' (Proverbs 23:7). We know there are various states of mind and likewise there are different states of heart. According to the Oxford Dictionary the heart is the seat of all emotions, soul, mind, courage, etc. When one is thankful to a person, one thanks him from the bottom of one's heart and when one is stricken with grief, it is heart-rending. If a person is courageous, we call him lion-hearted and to describe sincerity we say it is heart-felt. An unexpected piece of news or an event can break one's heart and to understand the essence of matter, is to get to the heart of the matter. When you like a person deeply beyond description, you say he is a man after my heart. Lest we forget to mention the change of heart, it is one of the rare human traits that has not been bestowed to any other creature. Some people have a change of heart too often and others have a heart made of rock.

A sincere Muslim is one who examines his heart from time to time to see if this feelings towards

resentment, malice, jealousy, impatience, pride, revenge, envy, injustice, scorn and all kinds of ill-feelings towards others. On the other hand, one should cultivate feelings of love, kindness, sympathy, forbearance, humility, patience, charity, justice, courtesy, helpfulness, understanding and other pleasing virtues. It has been truly stated:

He alone is happy who is free from hatred and malice and has his passions under controil. (Bhagwat Gita)

The spiritual happiness experienced through Divine realizatiuon cannot be described aadequately in words although it fluctuates in intensity according to the nature and depth of experience. Hadhrat Mirza Nasir Ahmad, Khalifatul Masih III, once told the writer that he felt as if Every cell in his body was aglow. another person has explained his feeling as that of A steady glow which is light and warmth in all my being, while yet another person described his experience as Joy which transcends every sweetness.

Happy and prosperous is the person, who through the Grace of God, is the recipeint of this experience whether it be to a greater or lesser degree.

(Transcribed from Review of ReligionsJanuary1993No.1 Vol. LXXXVII)

Heart to Heart

(Zakaria Virk)

The human heart is the seat of all human emotions. A heart that is full of evil emotions and thoughts is but a favourite place for Satan. Those hearts that are disbelieving, doubtful and mischief-mongering are, according to the Quran, hearts that have been sealed. God Almighty says in His book: `thus do we seal the hearts of transgressors' (10:75) and: `I will cause terror into the hearts of those who disbelieve' (8:12) The Quran makes many such references to the human heart. The Book of Allah proclaims numerous merits of a sound heart, a contended heart full of unbounded love and deep understanding of God and mankind, His creation. For instance the perfect Book of Allah proclaims: `Lo, it is in the remembrance of Allah that hearts can find comfort' (13:28) And Allah admonishes all Muslims that: `He united your hearts in love' (3:104) and that He: `put your hearts at rest' (3:127)

Scientific research has conclusively proved that there is a vital link between the state of one's thinking and one's physical well-being. A healthy heart will undoubtedly keep a mind healthy and vice versa. A person's character is built on his thoughts, in other words, we are what we think. Allah our merciful Lord through His benevolence

Happiness and Prosperity

(Bashir Ahmad Orchard)

At the beginning of every year millions of people wish one another a happy and prosperous new year which raises the question as to what is meant and understood by happiness and prosperity? No doubt various interpretations exist but for most people it is limited and restricted to the acquisition of worldly benefits and achievements of one kind or another such as good health, financial security, matromonial contentment, friendships, success in studies, business, profession, legal affairs, acquisition of propoerty, etc.

Certainly the attainment of worldly aspirations leads to material prosperity and a measure of happiness which should be properly appreciated. They are, indeed, blessings for which one should be ever grateful to God as pronounced in the Holy Quran:

Be grateful to Allah for whoso is grateful, is grateful for the good of his own soul. (31:3)

There is, however, the experience of spiritual happiness and prosperity which far excels that of worldly satisfaction. It is this kind of happy prosperity which one should seek to attain. While it comes only through the Grace of God, He has provided ways and means by which one may recieve this gift from Him. It is the way of God that He helps those who help themselves and the Holy Quran is full of instructuions for the guidance of the spitritual wayfarer which includes the following points that should be given practical attention:

It is they who follow guidance from their Lord, and it is they who shall prosper. (31:6)

Here we are informed that prosperity depends on observing the comandments and guidance of God,

But he who repentrs and believes and does righteous deeds, maybe he will be among the prosperous. (28:68)

The spiritial wayfarer should contantly seek forgiveness for his sins and shortcomings and perform righteous deeds in order to become a propserous servant in the sight of God.

Verily, he truly prospers who purifies himself. (87:15)

A further requirement for attaining spiritual propserity and happiness is self-purification in thought, word and deed. It is true that no one is perfect but one should strive and be ever watchful in maintaining one's conduct and attitude towards everybody and everything free of blemish. One should eradicate all feelings of

محترم ناظر صاحب اعلیٰ لوائے احمدیت لہراتے ہوئے۔

فرسٹ ایڈ ٹیم خدمت خلق کے ارکان

حاضرین جلسہ کا ایک دلکش منظر

جلسہ سالانہ کے موقع پر بک اسٹال مشکوٰۃ کا ایک منظر

جلسہ سالانہ کے موقع پر خدمت خلق کے خدام حفاظتی انتظامات کے تحت احباب کی چیکنگ کرتے ہوئے۔

مقررین جلسہ

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/12

Vol : 30 January 2011 Issue No. 1

Monthly

MISHKAT Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Ph: (91)1872-220139 Fax: 220105 Rs. 15/-

Editor : Ataul Mujeeb Lone Ph : 09815016879

Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph: 9878047444

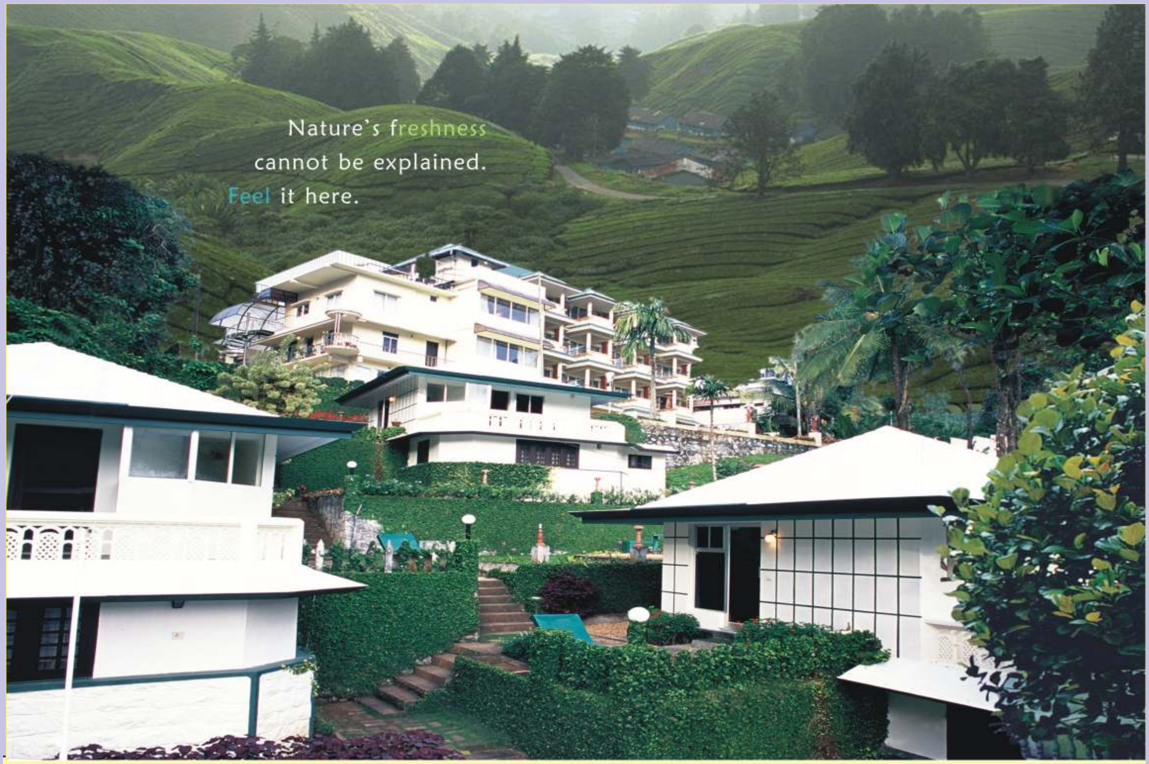

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com